قوله تعالی فویل للمصلین الذین ہم عن صلاتہم ساہون

باسمہ سبحانہ

الحمد للہ علی افضالہ والشکر لہ علی نوالہ والصلوۃ والسلام علی سیدنا
محمد وآلہ وعترتہ الناسجین علی منوالہ اما بعد رسالہ شریفہ وعجالہ لطیفہ
موسومہ بہ ہدیۃ المصلین جسکو تقدس مآب وتورع انتساب سیادت پناہ فضیلت
دستگاہ زکی لوذعی وفطن المعی حاوی الفضائل والفواضل عمدۃ الاماثل والافاضل
ممدوح الخصائل سالک مسالک سداد وناہج مناہج صلاح ورشاد صاحب طبع وقاد وذہن نقاد الیف
اولی النہی وحلیف الورع والتقی صفوۃ الصلحاء المتورعین ونخبۃ الفضلاء المتشرعین جامع الحرمین
الشریفین المتحلی بکل زین المتخلی عن کل شین الراغب فی الفرائض والسنن نادرۃ الزمن والامین
المؤتمن جناب حاج مولوی سید مظہر حسن صاحب اسبغ اللہ ایادیہ علیہ ووفقہ لما یوجب الزلفی لدیہ
محض بنظر ثواب رضاء حضرت رب الارباب زبان اردو عام فہم میں واسطے ترویج احکام وتعلیم
عوام وانتفاع مومنین واستفادہ اہل دین باسلوب جدید وعنوان مفید بہ تہذیب غریب وترتیب عجیب وطرز
انیق وطرز رشیق باختصار مرغوب وانتخاب محبوب تالیف کیا بالاجمال نظر سے گذرا فوجدتہا
بحمد اللہ قرۃ النواظر وبہجۃ الخواطر وجوہرۃ من الجواہر وذخیرۃ للیوم
الآخر وصحیفۃ من صحائف الحسنات ووسیلۃ الی نیل الدرجات نفع اللہ بہا المؤمنین
وجزی عاملہا افضل جزاء العاملین فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین حررہ
العبد المذنب ابو الحسن غفر اللہ ذنوبہ کما ستر عیوبہ ۵

عبارت مہر | سید ابو الحسن

در مطبع سہیل ہند باہتمام منشی ولایت علی جاد طبع شد

رسالہ

هدیة المصلین

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی لم یجعلنا من زنادقة مضلین ولا عن شریعة نبیه
منحرفین ولا فی فضائل اهلبیته شاکین ممترین والصلوة علی رسوله
محمد بعثه رحمة للعالمین فازال ظلمات الشکوک والاوهام باضاءة
انوار الیقین وآله الغر المیامین لشریعته حافظین الی طرقه
هادین ولعنة الله علی اعدائهم اجمعین اما بعد نماز یومیه پنجگانه
کہ عمدہ ارکان دین اور وجوب اوسکا ضروری مذہب اور تارک اوسکا مطرود از رحمت رب
داخل گروہ فاسقین اور منکر اوسکا معدود بزمرہ جاحدین وکفار مخلد فی النار ہے اکثر مومنین
اوسکی شرائط اور آداب واجبات و محرمات خصوصًا احکام سہو اور شک سے جاہل محض ہین اسی وجہ
سے بیشتر اوقات جبکہ سہو و شک مین پہنس جاتی ہین تو اونکی نمازین معرض بطلان مین
آجاتی ہین اور وہ چونکہ اونکے احکام سے مطلع نہین ہوتے کوئی تدبیر درستی اونکی نہین
کرسکتے اور بعضے جو ایسے اوقات مین مطلقا اعادہ اصل نماز کرلیتی ہین اور اوسکو

رہتا ہے مراتب احتیاط جا ستے ہین یہ گمان ہی اونکا صحیح نہین اور بغیر اعادہ اونکو مطلقا برئی الذمہ کر سکتا ہے بلکہ جن مقامات مین سجدہ سہو وغیرہ اونپر واجب ہاتی ہین وہ وجوب اوسیطرح ذمہ رہتا ہے اس عادہ سے ساقط نہین ہوتا بلکہ جو عالم کہ مسائل شک اور سہو کو شرط صحت نماز جانتے ہین اونکے نزدیک اونکی نماز سرے سے ہی صحیح نہین نظر برین اس خادم طلبہ علوم دینی ابن مرحوم سید صادق حسین عاصی مظہر حسین موسوی عاملهما الله بلطفه الجلي والخفي نے ارادہ کیا کہ ایک رسالہ جو کافل مہمات شک وسہو و دیگر منافیات نماز ہو زبان اردو مین عام فہم لکہا جائے کہ فائدہ اوسکا عام اور نفع تام ہو سو بحمد الله کہ یہ ذخیرہ حسب مراد اواخر ماہ ربیع الثانی سنہ ١٢٩٦ ہجری مین تین باب اور ایک خاتمہ پر مرتب ہو کر باسم ہدیۃ المصلین موسوم ہوا امید ناظرین سے ہے کہ اس مختصرہ سے فائدہ اوٹہاوین یہہ کہ اس عاصی کو اوقات اجابت دعا مین فراموش نفرماوین والله یهديك الى سواء السبيل وهو حسبي ونعم الوكيل باب پہلا بعض مبطلات نماز مین کہ عرف فقہا مین انکو قواطع صلواۃ کہتے ہین مخفی نرہے کہ نماز واجب کا حالت اختیار مین بے سبب قطع کرنا جایز نہین حرام اور ممنوع ہے لیکن ضرورت مین جایز بلکہ بعضی حالتون مین واجب ہو جاتا ہے بلکہ قطع نماز نظر باختلاف مقام و محل پانچون حکم شرعی کی ساتہہ متصف ہے۔ حرام جیسا کہ مذکور ہوا۔ واجب جیسا کہ واسطے حفاظت مال کثیر کے کہ تلف ہونا اوسکا ضرر شدید ہو جائے یا حفاظت طفل کے لئے جبکہ خوف ہو کہ مثلا کوٹہے پر سے گر پڑیگا یا کوئین مین ڈوب مریگا یا خوف ہو قرضدار جسکے ذمہ مال کثیر ہو بہاگ جاویگا ان سب صورتون مین حفاظت جان و مال کے واسطے قطع نماز واجب ہے۔ اور مباح جیسا کہ حفاظت مال قلیل کے لئے کہ کہویا جانا اوسکا شدید ضرر نہو بجائز۔ اور مکروہ۔ جیسا کہ واسطے حفاظت مال ذلیل نہایت قلیل کے ہر چند احوط ان دونون مقامون خاص مین عدم قطع نماز ہے۔ اور مستحب جیسا کہ

کوئی اذان واقامت بھول جائے اور نماز شروع کرے۔ تو سنت ہے کہ اگر رکوع مین نگیا ہو
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہکر علحدہ ہو اور اذان واقامت بجا لا کر
نماز از سر نو شروع کرے اور ایسی نماز کو بغیر ضرورت حالت اختیار مین قطع کر سکتا ہے
احتیاط یہہ ہے کہ بغیر ضرورت اوسکو بہی قطع نکرے۔ اب اون چیزون کا بیان ہوتا ہے جو نماز کو باطل
اور مکروہ کرتی ہین۔ اوّل جو چیزین کہ وضو اور غسل کو باطل کرتی ہین نماز کو بہی باطل کر
مثل پیشاب پاخانہ۔ خون حیض نفاس جنابت وغیرہ کے خواہ یہہ چیزین
اختیار سے سرزد ہون خواہ سہو اور اضطرار مین اور بعضے عالمون نے کہا ہے کہ اگر اثناء نماز
حدث اصغر یعنی موجب وضو بلا اختیار سرزد ہو تو وضو کر کے جس مقام سے نماز کو چھوڑا
کرلے بشرطیکہ فعل کثیر یا اور کوئی منافی نماز عمل مین نہ آوے لیکن مشہور پہلا قول
یہہ ہے اس نماز کو اگر ممکن ہو اسطرح وضو کر کے تمام کرے اور بعد اوسکے اعادہ کرلے
حالت نماز مین قبلہ کی جانب عمداً پشت کرنا باتفاق علما نماز کو باطل کرتا ہے
اعادہ نماز سے اور جو سہواً یہہ استدبار واقع ہو یا دہنی بائین جانب قبلہ سے منحرف ہو
اگر وقت باقی ہے تو بنا بر مشہور اعادہ لازم ہے ورنہ بنا بر احتیاط اور ضرورت مین مثل
جنگ کے جبکہ دشمن جانب مخالف قبلہ کے ہو یا نکلنے مکان سے کہ مالک اوسکا نماز
راضی نہو اور وقت نماز تنگ ہو تو پشت بہ قبلہ نماز پڑہنا جایز ہے سوم نجس
کپڑے یا بدن سے نماز پڑہنا اور اگر سہواً ہو باین طریق کہ اول معلوم تہا کہ نجس
فراموش ہو گیا تو اگر بعد فراغت نماز کے یاد آیا تو بنا بر احوط اعادہ لازم ہے گو وقت
گذر گیا ہو ورنہ جس مقام پر یاد آوے وہین سے قطع کرے اور بعد طہارت کے
شروع کرے اور جو نجاست بعد نماز کے معلوم ہو اور معلوم نہو کہ کب لگی ہے
صحیح ہے ہان اگر اثنای نماز مین ظاہر ہووے کہ نماز سے پہلے لگی ہے تو قطع کرنا
لازم ہوگا اور اگر کچھہ معلوم نہین کہ پہلے نماز سے لگی ہے یا بعد تو اگر ممکن ہے کہ بلا

ٹانگ سی منافی نماز کے اوس نجاست کو دفع کرے یا نجس کپڑیکو پاک سی بدل ڈالی تو یہہ لازم ہوگا اور نماز کو بعد اس عمل کے پہلی بنا پر تمام کریگا ورنہ قطع کرنا لازم ہی اور یہہ سب اوس صورت مین ہی کہ وقت ان امور کی گنجائش رکھتا ہو اور جو وقت ہی تنگ ہو تو نماز کو اوسی حالت مین تمام کرے اور خارج وقت مین اعادہ بجا لاوی بنا بر احتیاط کے پوشیدہ نہ رہی کہ چند مقامات مین نجاست مصلی کی معفو ہی پہلے اگر کسیکے زخم یا دنبل ہو کہ خون اوس سے جاری ہو پس جبتک کہ وہ زخم یا دنبل اچھا نہو اوس خون سی نماز صحیح ہی دوسرے جس شخص کو بسبب مرض پیشاب یا پاخانہ متواتر آئی تو وہ ہر روز اپنی کپڑون کو ایکبار پاک کرلے حاجت بار بار پاک کرنے کی نہین اور نماز اوسکی اون کپڑون مین باوجود نجاست کے صحیح ہے تیسرے جو عورت کہ بچون کی پرورش کرتی ہے اگر اوسکے پاس ایک ہی کپڑا ہو تو وہ بھی ہر روز اوسکو ایکمرتبہ پاک کرکے اوسی سے نماز پڑہ سکتی ہی لیکن افضل یہہ ہے کہ قریب شام کے طاہر کری کہ نماز ظہرین کو آخر وقت مین اور مغربین کو اوّل مین بجا لاکر چارون نمازون کو جامہ طاہر یا قلیل النجاست مین پالے چوتھے خون کمتر درہم بغلی سے نماز مین معاف ہی اور وہ بقدر انگوٹھی کی اوپر کی پوری کے ہے بشرطیکہ خون حیض یا استحاضہ یا نفاس یا خون نجس العین کتّی اور سور کافر کا نہو کہ یہہ معاف نہین ۔ پانچوین وہ نجاست کہ جامہ غیر ساتر عورتین مین ہو مثل کلاہ و کمربند وغیرہ کر کہ وہ بھی معاف ہی اگرچہ نجاست غلیظ مثل اون افراد خون کے جو اوپر گذر گئی ہو ۔ چھٹے وہ نجاست کہ مصلّی اوسکے دفع کرنے پر قادر نہو مثل اسکے کہ نجس کپڑیکو شدت سرما کی وجہ سی نکال نسکے ۔ چہارم مکان نجس مین نماز پڑہنا کہ نجاست اوسکی تعدّی بدن یا لباس مصلّی تک کرسکا اور غیر متعدی میز طاہر انماز صحیح ہے اگرچہ افضل اور بہتر ایسی مقام کا ترک ہے اور مکان سجدہ مین واجب ہے کہ نجاست غیر متعدی بھی نہو اور چاہئے کہ عورت اور مرد دس ہاتہ سے کم فاصلہ بجا یل

۱ درہم بغلی منسوب طرف ایک شخص کی درہم بغل نام اوسکا راس البغل بکون غین و تخفیف لام بما زمانہ عمر ابن الخطاب مین یا منسوب ساتھ طرف شہر بغل بفتح غین و تشدید لام جو کہ عراق عرب مین قریب شہر حلّہ کے واقع ہے بہر حال وہ مقدار مین بقدر ہتیلی کے ہوتا ہے اور درہم شرعی سی کسی قدر کم ۱۲ منہ عفی عنہ

کے برابر کہڑے ہوکر نماز نکریں یا اسطرح کہ عورت آگے ہو اور مرد پیچہے کیونکہ یہہ اگر برابر
شروع کی ہے تو دونو کی باطل ہی ورنہ جسنے آخر مین شروع کی ہے بنابر مشہور اور احوط
کے اوسکی باطل ہے۔ **پنجم** غصبی کپڑے یا مکان مین عمداً نماز پڑہنا خواہ غاصب ہو
یا غیر غاصب لیکن اگر غصب سے مطلع نہو یا معلوم تہا مگر بہول گیا تو بعید نہین کہ نماز اوسکی
صحیح ہو اور احوط اعادہ اوس نماز کا ہی خصوصاً جبکہ وقت باقی ہو اور جاہل مسئلہ کا معذور
ہونا اس مقام مین ثابت نہین ہے۔ **ششم** عمد اور اختیار کی حالت مین عورتین کشادہ
نماز پڑہنا پس اگر تکشف معلوم نہو مثل اسکے کہ پاجامہ پہٹا ہو اور اوسکو اصلاً خبر نہو تو نماز
مین خلل نہین خواہ تمام نماز مین ایسا ہو خواہ بعض مین اور رہا اضطرار مین مثل اسکی کہ صحرا مین ہو
اور قزاق کل اسباب لوٹ لین اور گیاہ وغیرہ بھی موجود نہو جس سے ستر عورت کری تو برہنہ نماز
پڑہ سکتا ہی باینطور کہ حرکت نکرے اور رکوع اور سجود مین سر سے اشارہ کرے اور اسی
طرح اگر بے اختیار عورتین کہل جائین اور بغیر فعل کثیر کے اونکو چہپالے تو نماز صحیح ہے
اور جو تکشف معلوم ہو ولیکن چہپانا بہول گیا تو نماز باطل اور اعادہ لازم ہی اور عورتین
بنابر مشہور مخرج غایط اور مخرج بول اور خصیتین ہین اور ستر مابین ناف اور گہٹنون
کے سنت اور افضل ہے نہ واجب **ہفتم** وضع الیمین علی الشمال یعنی داہنا ہاتہہ
بائین پر رکہکر نماز پڑہنا کہ یہہ مذہب اکثر سنیون کا ہے اور ہمارے مذہب مین یہہ امر موافق
مشہور مبطل نماز ہی اور بعضون نی اسپر اجماع کا دعوی کیا ہی اور حدیث صحیح مین وارد ہے
کہ راوی نے معصوم سے سوال کیا کہ دہنی ہاتہہ کو بائین پر رکہکر نماز پڑہ سکتے ہین حضرت
نے فرمایا کہ یہہ تکفیر ہے اسی نکرنا اور بعض علماء اسکو مبطل نماز نہین جانتے بلکہ اسکے
ترک کو صرف مستحب کہتے ہین لیکن یہہ قول اونکا ضعیف ہے ہان محل تقیہ مین ایسا
کرنا جایز ہے بلکہ بعضی اوقات حفاظت جان و مال کے وجہ سے واجب ہے اور موجب
اجر و ثواب عظیم ہی چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص نماز پڑہے

جماعت مخالفین کے ساتھہ صف اول مین یعنی حالت تقیہ مین گویا نماز پڑہی اوسنے رسولخدا کی ساتھہ صف اول مین اور فرمایا حضرت صادق نے کہ تقیہ واجب ہے اوسکا ترک کرنا جایز نہین یہانتک کہ قائم آل محمد خروج کرین پس جسنے ترک کیا اوسکو داخل ہوا وہ اوس امر مین کہ خدا اور رسولخدا اور ائمہ ہدی علیہم السلام نے اوس سے ممانعت کی اور احتیاط یہہ ہے کہ بائین ہاتھہ کو بھی دہنے پر نہ رکہے بلکہ مستحب ہے کہ دونون برابر زانو کے لٹکے رہین ہشتم آمین کہنا حالت نماز مین بعد الحمد کے بلکہ بعد مطلق دعا کے بلکہ مطلقاً نماز مین جس مقام مین کہ ہو مبطل نماز ہے اگرچہ اور الفاظ جو اوسکے ہم معنی ہین اون سے نماز باطل نہین ہوتی مثل اسکے کہ کہے اَللّٰھُمَّ اسْتَجِبْ یعنی ای خدا قبول کر اسلیے کہ بالخصوص بھی اس لفظ سے وارد ہوئی ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ یہہ لفظ نہ قرآن سے ہے اور نہ بالاستقلال دعا ہے نہ تسبیح پس اوس کلام مین داخل ہوگا جو نماز کو باطل کرتا ہی لیکن تقیہ مین وہ جایز ہی نہم گریہ کرنا امور دنیا کے لیئے مثل گریہ فراق محبوب یا ضائع ہونے مال یا مرجانے کسی عزیز و قریب پر بشرطیکہ آواز رکھتا ہو اور بقصد و اختیار اوسکو واقع کرے اور احوط اعادہ نماز ہے اگر بے اختیار بھی ایسا رونا آوے البتہ گریہ کرنا واسطے امور آخرت کے مثل گریہ بخوف خدا یا تمنائے بہشت مین یا دہشت دوزخ سے مضر نہین بلکہ مستحب ہے اور باعث اجر و ثواب بیحساب ہے حضرت صادق سے منقول ہی کہ ہر چیز کے لیے ایک اندازہ اور وزن ہے مگر گریہ خوف حق سبحانہ تعالیٰ کہ ایک قطرہ اوس سے دریا ہائے آتش جہنم کو بجھا دیتا ہے اور منقول ہے کہ یاد بہشت اور خوف دوزخ سے رونا بہترین اعمال ہے بلکہ احادیث مین وارد ہوا ہے کہ بہترین حالات گریہ حالت سجود ہی پس چاہیے کہ اوس وقت گریان ہو اور آنسو اوس سے جاری ہون اگرچہ بقدر سر مگس ہون اور اسیطرح گریہ کرنا مصائب اہلبیت کو یاد کرکے کہ وہ بھی راجع ہے طرف گریہ امور آخرت کے مخل نماز نہین دہم اثنائے نماز مین کوئی فعل غیر نماز اسقدر کرنا کہ نماز کی صورت اوس سی ضایع ہو جائے

اوسی فعل کثیر کہتے ہین خواہ عمداً اختیار سے ہو خواہ سہواً اور اضطرار سے مثل اسکے کہ عمامہ
طولانی نماز مین باندہنا شروع کر دے یا کودنے پہاندنے لگے اور لہو و لعب مین مشغول ہو
یا کوئی چیز کہانے پینے لگے کہ عرف مسلمانان مین اسکو نماز گذار نہ کہین مگر نماز وتر مین
جسوقت کہ قصد روزہ کا رکہتا ہو اور پیاسا ہو اجازت پی لینے پانی کی حالت نماز مین
احادیث مین منصوص ہی بشرطیکہ قبلہ کی جانب سے موہنہ نہ پہیرے لیکن فعل قلیل مثل اسکے کہ لقمہ
کہ موہنہ مین ہی نگل جاوی یا عمامہ کو جو بندہا ہوا ہی سر پر رکہہ لے یا ٹوپی کو جو گر گئی ہو اوٹہا کر سر پر اوڑہ لے
یا ایسی چیز موہنہ مین ہو کہ گہل کر لعاب دہن کے ساتہہ حلق مین جاوی مثل قند و نبات
وغیرہ کے اگر عرف مین اوسکو کہانا نہ کہین بنا بر اقوی کے مضر نہین مگر احوط یہہ ہے
کہ ایسا ہی نکرے اور مثل اوٹہانے یا رکہنے کسی چیز کے اور ہاتہہ پہیرنے کے ڈاڑہی پر یا
کہجلانے بدن یا مارنے سانپ اور بچہو کے جبکہ یہہ چیزین علحدہ علحدہ واقع ہون مثل
اسکے کہ ایک رکعت مین ایک امر ہو دوسرے مین دوسرا نہ اکٹہا کہ سب ملکر حدِ فعل کثیر تک
پہونچ جاوین کہ اوس صورت مین مبطل نماز نہونگے اگرچہ بہتر یہہ ہے کہ یہہ امور مطلقاً نماز گذار سے
سرزد نہون بلکہ افضل یہہ ہے کہ جو چیزین منافی حضور قلب اور خضوع اور خشوع کے
ہون نماز مین مطلقاً اونکا مرتکب نہو ۔ [۱۱] یازدہم ۔ سکوتِ طویل یعنی دیر تک نماز مین
خاموش رہنا بنا بر اشہر اور اظہر کے ۔ [۱۲] دوازدہم ۔ گرہ لگانا ہوئی سر کا مرد کے لئے
کہ بنا بر قول ایک جماعت کے نماز کو باطل کرتا ہی اور دعوی اجماع کا اس مسئلہ مین مقبول نہین
بلکہ اقوی کراہت ہے اور احتیاط ترک مین ہی ۔ [۱۳] سیزدہم ۔ عمداً کلام کرنا اثناء نماز مین
غیر قرآن اور دعا کے دو حرف یا زیادہ کے ساتہہ بلکہ ایک حرف معنی دار کے ساتہہ
مثل ۔ق۔ کی کہ صیغہ امر کا ہے ۔ تقی ۔ سے بلکہ احوط یہہ ہے کہ ایک حرف بے معنی بہی تکلم
نکرے اور اگر کسی پر جبر کرین واسطے گفتگو کے اور مجبور ہو کر کچہہ کلام کرے تو احوط اوسکے لئے
اعادہ نماز ہی اور گونگے کے لئے احتیاط یہہ ہے کہ اثناء نماز مین اشارہ بہی نکرے کیونکہ اشارہ

اوسکا قائم مقام الفاظ ہی اور دعا کرنا زبان عربی مین ہر گاہ کہ امور مباح کے لئی ہو نماز مین ہر جگہہ
جایز ہے جبتک کہ انتظام نماز نہ ٹوٹے ۔ جای فائدہ جلیلہ مخفی نرہے کہ اگر کوئی شخص اثنای
نماز مین نماز گذار پر سلام کرے تو جواب دینا اوسپر واجب ہی جیسا کہ غیر حالت نماز مین واجب ہے اور
خواہ سلام کنندہ مرد ہو خواہ عورت حتی کہ طفل ممیز بنا بر اظہر لیکن طفل غیر ممیز کے سلام کا جواب
واجب نہین ۔ اور فرق نماز و غیر نماز مین یہہ ہے کہ حالت نماز مین لازم ہی کہ جواب مثل سلام
کی ہو بلا کسی تغیر و تبدل کے جیسے کہ اگر سلام کرنیوالا کہے سَلَامٌ عَلَیْکُمْ تو جواب مین بھی
سَلَامٌ عَلَیْکُمْ کہین عَلَیْکُمُ السَّلَامُ نہ کہین اور جو مثل سلام کے نہین کہا تو اگر سہواً
ہوا تو نماز صحیح ہے ورنہ عمداً اور جہل مسئلہ کی صورت مین احوط اعادہ نماز ہی ۔ اور اگر سلام کرنیوالا
سَلَامٌ عَلَیْکُمْ کے ساتھہ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ بھی کہے تو مصلی پر جواب اس زیادتی
کا لازم نہین جیسا کہ غیر مصلی پر بھی واجب نہین مستحب ہے بلکہ احوط مصلی کے لئی ترک اس زیادتی
کا ہی ۔ اور مشہور یہہ ہے کہ جواب سلام فوراً واجب ہے پس جو تاخیر کرے گنہگار ہی نماز مین ہو خواہ
غیر نماز مین ۔ اور معنی فوریت کی یہہ ہین کہ جسوقت سلام کرنیوالا سلام کری تو اوسکے جواب مین اسقدر
تعجیل کرے کہ اوسکو عرف مین تارک جواب سلام نکہین پس جو تاخیر کہ بسبب کسی ضرورت
کے مثل تمام کرنے کلام کے یا نگل جانے لقمہ کے یا پی لینے گہونٹ پانی کے بلکہ سیراب ہو جانے
کے بنا بر مذہب بعضے علما کے ہو جاوے تو یہہ تاخیر منافی فوریت کی نہین اور اگر بالکل ترک جواب
کرے تو گنہگار ہی لیکن بنا بر مذہب قوی کے نماز اوسکی صحیح ہی خصوصاً جبکہ بمقدار ادای جواب
کے کسی فکر واجب یا مستحب نماز مین مشغول نہین ہوا اور غیر نماز مین سلام اور جواب مین
مماثلت لازم نہین بلکہ بہتر ہے کہ جواب مین عَلَیْکُمُ السَّلَامُ کہے اور حدیث مین وارد ہی
کہ ایک شخص حضرت رسولخدا کی خدمت مین حاضر ہوا اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ حضرت نے
فرمایا عَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ پھر دوسرا آیا اور عرض کی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
وَرَحْمَۃُ اللہِ آپنے فرمایا عَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ پھر اور آیا اور کہا

ف مسئلہ سلام بہ بسط تمام

السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرت نے فرمایا وعلیک صحابہ نے عرض کیا یا
رسول اللہ آپنے پہلے اور دوسرے کے لیے زیادتی کی اور تیسرے کے لیے نہ کی حضرت نے فرمایا
کہ تیسرے نے میرے لیے کوئی درجہ زیادتی کا باقی نہین رکہا اسلیئے مینے اوسپر اوسیطرح
رد کیا جسطرح اوسنے مجہپر سلام کیا تہا۔ اور بعض علماء نے تصریح کی ہے کہ صیغے شرعی سلام کے
چار ہین سلام علیک۔ السلام علیک۔ سلام علیکم۔ السلام علیکم
پس واجب نہین جواب علیکم السلام یا سلام تہا کا بنابر اقوی کے لیکن احوط جواب ہے
اور اسیطرح واجب نہین جبکہ سلام مین کوئی غلطی اعراب وغیرہ مین ہو یا وہ سلام معصیت ہو
مثل سلام کرے عورت اجنبیہ مرد کے بقصد اسلئے کہ اوسکی آواز سے متلذذ ہوں یا سلام کو بقصد تمسخر ہو
یا استہزا یا طعن کے کہیں یا اگر مین سلام کرین لیکن صیغہ غلط مین جواب دینا احوط ہے خصوصاً
غیر نماز مین اور بنابر احتیاط کے نماز مین بہی لیکن بقصد سلام وتحیت بلکہ بقصد دعا، و در ان
بلکہ بہتر ہے کہ جسوقت نماز گذارکو جواب مین بوجہ مشکوک ہونے اصل صیغہ سلام یا کسی اور وجہ کے
تردد ہو تو اس آیت کو تلاوت کیا کرے سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار اور معلوم
رہے کہ جواب سلام جو واجب ہے تو وجوب اوسکا وجوب کفائی ہے نہ عینی پس اگر ایک جماعت پر کوئی
سلام کرے اور ایک اونمین سے اوسکا جواب دے تو اوروں سے وجوب ساقط ہوجاتا ہے بشرطیکہ اسکے جس
شخص نے جواب دیا ہے وہ داخل مسلّم علیہم ہو پس اگر مقصود سلام کرنیوالے کا شخص خاص ہو تو اوسپر
علیناً واجب ہوگا اگرچہ اس قسم کا سلام مکروہ ہے کہ جماعت مین سے ایک کو مخصوص کرین
اور یہہ بہی شرط ہے بنابر احتیاط کے کہ جواب دینے والا غیر بالغ نہو کیونکہ جواب کافی نہیں ہوسکتا
اور مستحب ہے ابتدا کرنا ساتہہ سلام کے مومن پر غیر حالت نماز مین اور حالت نماز مین سلام
کسی کے لیے جائز نہین اور ثواب ابتدائے سلام کا عظیم ہے حدیث مین وارد ہے کہ ابتدا کرنے
والا سلام کے ساتہہ اولے ہے واسطے خدا اور رسول خدا کے یعنی اولی ہے واسطے اطاعت الہی کی اور متابعت
حضرت رسالت پناہ کے یا اولی ہے واسطے اطاعت خدا یا رسول خدا کے جو فرمان

برداری اور نیکی کی ہی ابتدا کرنے مین سلام کی ساتہہ اور حضرت امیر المومنین نے فرمایا کہ سلام مین
ستر نیکیان ہین منجملہ اونکی اونہتر واسطی سلام کرنیوالیکے اور ایک واسطی جواب دینی والیکے
اور حضرت رسولخدا سی منقول ہی کہ سب سے زیادہ بخیل وہ آدمی ہی کہ بخل کری سلام مین اور
فرمایا کہ جملہ تواضع سی ہی کہ جس سے تو ملاقات کری پس چاہیئے کہ ابتدا السلام کری اگرچہ عورت
ہی ہو اور اگرچہ نامحرم ہی ہو حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ حضرت رسولخدا عورتونکو
سلام کرتی تہی اور وہ جواب دیتی تہین اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام عورتونکو سلام کرتی تہی مگر جوان
عورت کی سلام سی کراہت کرتی تہی اور فرماتی تہے کہ ڈرتا ہون کہ اوسکی آواز مجکو اچہی معلوم ہو پس
داخل ہون مجہپر وہ گناہ کہ زیادہ ہون جواب سلام سی آخوند مجلسی علیہ الرحمہ نے بعد نقل اس حدیث
کے فرمایا ہی کہ شاید حضرت نے یہہ بات اورون کی تعلیم کی لیے فرمائی ہو اور یہی حق ہی کسواسطی کہ ساحت
عصمت اس قسم کی عبارات سی مصفا ہی پس بہتر ہی کہ جوان عورت کو سلام نکری اور مکروہ ہے سلام
کفار پر بغیر ضرورت اور مصلحت کے جیساکہ وارد ہی کہ چہہ شخصون پر سلام نکرو - یہودی پر - مجوسی پر اور جو شخص پاخانہ
مین مشغول بتقضای حاجت ہو اور جو خوان شراب پر بیٹہا ہو اور اوس شاعر پر کہ شعر متضمن فحش اور دشنام
عورات شوہردار عفیفہ کی لکہتا ہو اور اون لوگون پر کہ مزاح اونکی دشنام مادر ہو لیکن بوقت ضرورت
جایز ہی جیساکہ حضرت موسی کاظم علیہ السلام سی منقول ہی کہ کسینی اونحضرت سی دریافت کیا کہ اگر طبیب
نصرانی سی کوئی غرض متعلق ہو اوسپر سلام کر سکتے ہین حضرت نے ارشاد کیا کہ ہان کر سکتی ہین
لیکن یہہ دعا تیری اوسکو فایدہ نہ بخشیگی اور مکروہ ہی سلام کرنا ہمراہیان جنازہ پر اور اوس
شخص پر کہ پیادہ نماز جمعہ کو جاتا ہی اور جو شخص کہ حمام مین بے لنگ ہو اور نہی وارد ہی سلام کرنی سی مست
حالت مستی مین اور جو شخص کہ صورتین بناتا ہی اور جو شخص نرد بازی کرتا ہی اور شطرنج باز پر اور
مبالغہ شطرنج باز کے بارہ مین زیادہ ہی اور مکروہ ہی سلام شراب خوار پر بربط نواز پر اور نہی
فرمائی ہی سلام سی آتش پرست اور گبر اور مخنث کی اور مکروہ ہی سود خوار پر اور اوس شخص پر
کہ علانیہ فسق و فجور کا مرتکب ہو اور غنا کرنیوالی پر اور اوس شخص پر کہ لہو و لعب مین مصروف ہو اور

سلام کیسی اور یہ کہ بات ...
عادت ...
ساوات اور مومنین ...
قصبات و دیہات مین کثرت ...
کہ اسمین ایک دوسری کی مان بہن کی
دیتی ہین اور اونکا نام ...
رکہا ہی اور ...
دیتی ہین حالانکہ اس حدیث مین
تو کون کو یہود اور مجوس ...
محکوم کیا ہی اور دوسری حدیث ...
سے کہ خدا تعالی نے حرام کیا ہی
کو فحاش قلیل الحیا کہ پروا ...
کہ وہ کسی کو دشنام دی یا او...
کوئی دشنام دی اگر ایسی شخص
کی حال سی تفتیش کیجائے تو
ہوگا کہ وہ یا ولد الزنا ہے یا
اوسکی نطفہ مین شریک
ہے اور اکثر احادیث
مین ہے کہ بو...
پانسو برس کی راہ ...
پہونچیگی کرم ...

کہ کبوتر اوڑاوی اور گواہی اوسکی مقبول نہین اور خطیب حالت خطبہ مین اور مصلی پر حالت
نماز مین اور بعضی علمانی کہاہی کہ مکروہ نہین ہی نمازگذار پر اور اولی یہہ ہے کہ سلام کو ترک کرین خصوصا اوس
جسوقت کہ خوف اغتشاش حواس نمازگذار کا ہو اور مولانا مجلسی رح نے فرمایا ہی کہ یہہ قول علت اور
دونون ضعیف ہین بلکہ عدم کراہت سلام مصلی پر مسائل مشہورہ سی ہی درمیان علما کے - اور سنت ہے
کہ سلام کو ساتھہ صیغہ جمع کی کہین جیسا کہ حضرت صادق ع سی منقول ہی کہ تین شخص ہین کہ اونکو خطاب
ساتھہ صیغہ جمع کی چاہیی اول جسوقت کہ کوئی چھینکی تو اوسکو کہی رَحِمَکُمُ اللّٰہ - دوسرے جسوقت
کہ کوئی آدمی کسی پر سلام کری تو کہی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ تیسرے جبکہ کسی کے لئے دعا کری کہی عافاکم اللّٰہ
یعنی عافیت بخشے تمکو خدا اگرچہ مخاطب ان سب مقاموں مین واحد ہو کیونکہ ساتھہ اوسکے کاتبین اعمال ہین
اور نیز منقول ہی کہ جو شخص کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دس نیکیان اوسکو دیجاتی ہین اور جو کہی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ
وَرَحْمَةُ اللّٰہ بیس نیکیان اوسکو دیجاتی ہین اور جو کہی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ
تیس نیکیان دیجاتی ہین اور بہتر ہی کہ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ سے زیادہ نکرے بلکہ زیادتی کو مجیب کے لئی چھوڑ دی
اور مجیب کو چاہیی کہ قدر مقررہ سی زیادہ نکری جیسا کہ حضرت امیرالمومنین ع نے ممانعت فرمائی جبکہ کسی
نے حضرت کے جواب سلام مین کہا وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ وَمَغْفِرَتُہ وَغُفْرَانُہ اور فرمایا جو کچھہ کہ
خدا تعالی اور ملائکہ نے ہماری جد امجد ابراہیم خلیل ع کو کہا یعنی وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ عَلَیْکُمْ
اَہْلَ الْبَیْتِ اوس سی زیادہ نکرو اور سزاوار ہی سلام سوار کو پیادہ اور استادہ کو نشستہ
اور چھوٹی گروہ کو بڑی گروہ پر کم مین کو بہت پر اور گھوڑی سوار کو خچر سوار پر اور دونون کو اوسپر کہ
گدہی پر سوار ہی کیونکہ تواضع اسمین زیادہ ہی اور سنت ہے کہ جس مجلس مین داخل ہو اہل مجلس پر سلام
کرے اور جس مکان مین داخل ہو اہل مکان پر بلکہ اگر گھر مین کوئی نہو تو اسطرح کہی اَلسَّلَامُ
عَلَیْنَا مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا یا کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ اور قصد
فرشتونکا کری جو اوسکے ہمراہ ہین تتمہ بعضی آداب نماز اور مکروہات اور مستحبات اوسکی مین
سنت ہے کہ جب نام خدا لیوی نماز مین یا غیر نماز مین عظمت اوسکی بگواری جناب باری کو جلال مین لاوے

خصوصاً جب کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ دلمین ہو کہ وہ جلّ شانہ بزرگترین بزرگان ہی اور کوئی شی اوسکی
مماثل اور مشابہہ نہین اور جب نام حضرت رسولخدا کا لی یا سنے درود بہیجے اون حضرت پر
اور اونکی آلِ اطہار پر اور بعضی علمانے ادسکو واجب جانا ہی مگر بنابر مشہور مستحب ہے پس اچہا ہی کہ اسکو
ترک نکری لیکن نماز مین رعایت نظم قرأت کی بہی ملحوظ رہی کہ اسمین خلل نہ آوی اور بعضی علمانے کہا ہی
کہ سورہ فاتحہ مین دو مرتبہ سے زیادہ درود نہ بہیجے اور چہوٹی سورتو مین ایک مرتبہ اور بڑی مین اوسکی
مناسبت سے اور جو پی در پی نام اونحضرت کا لی یا سنے تو آخر مین ایکمرتبہ درود بہیجنا کافی ہی اور سنت
ہے تفکر کرنا معنی قرأت مین قرآن ہو یا دعا اور سنت ہے اثناء قرأت مین کہ جس مقام پر ذکر ثواب
اور جنت کا آوی سوال کری اوسکو خدا تعالے سے بایطور کہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیَّاہُ اور جہان
ذکر عذاب کا ہو پناہ لیجاوی طرف خدا کی بایطور کہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْہُ اور جہان خطاب
ہو مومنونکو ساتہہ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کی تو آپ کو مخاطب اوسکا سمجہے اور آہستہ کہے اَللّٰهُمَّ
لَبَّیْکَ اور جب قل ہو اللہ تمام کرے کہے کَذٰلِکَ اللّٰہُ رَبِّیْ یا رَبُّنَا اور جب قل یا ایہا الکافرون
تمام کری تو کہے رَبِّیَ اللّٰہُ وَدِیْنِیَ الْاِسْلَامُ اور جب سورہ لَا اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیَامَۃِ پڑہی کہے
سُبْحَانَکَ اَللّٰهُمَّ بَلٰی حضرت زین العابدینؑ سی منقول ہی کہ وہ حضرت جب سورہ فاتحہ کی قرأت
مین مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ پر پہونچتی تہی اوس کلمہ کو مکرر کہتے تہی یہانتک کہ قریب تہا کہ ہلاک ہو جاتین
اور حضرت امیر المومنینؑ سی منقول ہی کہ جب ایک کو مسبحات سے پڑہو سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی
کہو مسبحات وہ سوری ہین کہ جنکے شروع مین کہ سَبَّحَ یا یُسَبِّحُ یا سَبِّحْ ہو اور جب
اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ درود بہیجو نبی اور آل نبی پر اور جب سورہ
وَالتِّیْنِ پڑہو آخر مین کہو وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاهِدِیْنَ اور جب کہو قُوْلُوْا
اٰمَنَّا بِاللّٰہِ کہو اٰمَنَّا بِاللّٰہِ اور بعد اوسکے باقی آیت کو تلاوت کرو اور سنت ہے
جبکہ اثناء نماز مین چہینک آوی کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ جیسا کہ غیر نماز مین
حدیث مین وارد ہی کہ صحت بدن اور سلامتی اعضا نعمت بزرگ خدا ہین لیسا اوقات

کہ آدمی شکر ان نعمات کو بجا لا رہا ہے پس خدا تعالی اوسکی جسم مین ایک ہوا پیدا کرتا ہے
کہ وہ گردش کرتی ہے اور ناک کے رستے سے باہر نکلتی ہے اسلئے مقرر ہوا ہے کہ چھینکنے کے وقت
شکر حق سبحانہ بجا لاوے اور اگر الحمد للہ رب العالمین کے ساتھ صلی اللہ علی محمد
وآل محمد بھی زیادہ کرے تو اولی ہے کیونکہ اکثر احادیث مین یہ زیادتی وارد ہوئی ہے اور
سنت ہے کہ اگر کوئی اسکے پاس چھینکے اوسکے لئے دعا کرے بایں طور کہ یرحمک اللہ یعنی رحم کرے تمکو اللہ
اور اوسکو سنت ہے کہ جواب مین کہے یہدیکم اللہ یعنی خدا تمکو ہدایت کرے بلکہ سنت ہے
کہ تین مرتبہ تک چھینکنے والیکے لئے دعا کرے منقول ہے کہ چھینک لینا مفید بدن ہے جبتک کہ تین
مرتبہ سے زیادہ نہو اور اس سے زیادہ درد اور بیماری ہے۔ اور سنت ہے حضور قلب اور فراغ دل اثنائے
نماز مین بلکہ چاہیئے کہ جب نماز شروع کرے دلمین سوچ لے کہ یہ آخری نماز میری ہے کسلئے کہ معلوم
نہین کہ بعد اسکے عبادت الہی اسکو میسر ہو یا نہو پس جسقدر ہو سکے خیالات دنیویہ اور وساوس
شیطانیہ سے طبیعت کو پاک کرے اور ہمہ تن مصروف نماز ہو جاوے کہ حضرات آئمہ علیہم السلام
کے حالات مین منقول ہے کہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے محو ہو جاتے تھے اور اونکے جسم و لباس
سے کوئی چیز جنبش نکرتی تھی مگر جسکو کہ ہوا ہلاتی تھی۔ اور مکروہ ہے نماز مین گوشہ چشم سے دہنے یا بائین
جانب دیکھنا یا آسمان کیطرف دیکھنا اور انگڑائی یا جماہی لینا اور ہاتھون یا داڑھی سے لعب کرنا اور
نماز کے سوا اور امور کا خیال لانا اور تھوکنا اور سنکنا اور انگلیان چٹخانا اور سجدہ کی جگہہ
پھونک مارنا اور خواب آلودہ نماز پڑھنا اور ہاتھ کمر پر مثل متکبرون کے رکھنا اور اپنی جگہہ سے کسیقدر
آگے یا پیچھے کو ہٹنا اور کسی پر تکیہ لگانا جبکہ اس حد کو نہ پہنچے کہ اگر اسکو اوٹھا لین تو گر پڑے اور بے
ضرورت آنکھہ یا سر سے اشارہ کرنا اور بے آواز ہنسنا اور جایز ہے دعا اپنے لئے یا غیر کے
لئے نماز مین جس مقام پر کہ چاہے اور علی ہذا ذکر خدا تعالی اثنائے قرأت مین بہتر ترک ہے مگر حرام
امورون کا سوال کرنا حرام ہے نماز مین خواہ غیر نماز مین اور جس نماز مین ایسا ہوا جیسا کہ اعادہ
اوسکا کرے باب دوسرا سہو اور اوسکے متعلقات مین اور اوسمین دو مقصد مین

مقصد پہلا[۱] ارکان نماز مین اور اوسمین دو فصلین ہین فصل پہلی پہلی رکن کی بیان مین
مسئلہ اگر کوئی نیت نماز کو فراموش کرے یعنی مطلقاً ارادہ ہی نہوا ہو کہ یہہ نماز بجالاتا ہون بجہت تخصیص
مین واسطے رضائے حقسبحانہ تعالے کے یہانتک کہ تکبیرۃ الاحرام کہے تو نماز اوسکی صحیح
نہین یعنی ہنوز منعقد ہی نہین ہوئی نہ یہہ کہ بعد انعقاد کے باطل ہوگئی خواہ نیت کو جزو نماز
اور رکن اوسکا سمجہین خواہ خارج اوس سے اور شرط اوسکی جانین اور یعنی فراموش کرنی نیت
کے یہہ نہین کہ زبانسے کہنا بہول گیا ہے بلکہ چونکہ معنی نیت کے قصد اور ارادہ فعل ہے کہ وہ ایک امر
قلبی ہے ترک تلفظ اوسمین اولے ہے بلکہ بعضے علمانے نیت کے زبانسے کہنے مین احتمال بدعت اور تشریع
کیا ہے اور اسیطرح نماز صحیح نہین جبکہ نیت کے وقت قیام یعنی کہڑا ہونا بہول جاوے جناب آخوند مجلسی علیہ الرحمہ
نے فرمایا ہے کہ ہر چند یہہ امر ثابت ہین اور بنا اسکی تحقیق نکرنے معنی نیت پر ہے کسلیے کہ نیت ایک قصد ہے کہ
وقت تکبیرۃ الاحرام کے مصلی کے دلمین ہوتا ہے کہ یہہ نماز بجالاتا ہون مین قربۃً الی اللہ پس اسکے
لیے کوئی جداگانہ قیام درکار نہوگا لیکن احوط اعادہ نماز ہے اسصورت مین - اور اسیطرح بنابر
مشہور نماز باطل ہے جبکہ قیام وقت تکبیرۃ الاحرام کو فراموش کرے کسلیے کہ اسمقام پر رکن ہونا
قیام کا یقینیات سے ہے جیسا کہ قیام متصل برکوع کا رکن ہونا یقینی ہے اور جو تکبیرۃ الاحرام کو فراموش
کرے جسوقت یاد آوے نماز کو شروع کرے مسئلہ جو رکوع کو فراموش کرے تو اگر قبل سجدہ مین جانیکے
یاد آگیا تو سیدہا کہڑا ہو کر اوسکو بجالاوے اور چونکہ تدارک رکن قبل گذرنے اوسکے محل کے عمل
مین آگیا تو نماز بہی بے دغدغہ صحیح ہے اور جو پیشانیکو سجدہ کے لیے رکہدیا اسوقت یاد آیا تو اگرچہ
پیشانی ایسی چیز پر لگائی ہے کہ سجدہ اوسپر جائز نہین نماز باطل ہے اور اعادہ لازم پس اگر دو
سجدے تمام کرچکا اوسوقت یاد آیا تو بطریق اولی نماز باطل ہوگی اور یہہ بنابر مشہور کے ہے اور
موافق قول بعضے عالمون کے اگر دو رکعت آخر مین نماز چار رکعتی سے ایسا اتفاق ہوا اگرچہ
دو نو سجدے کرچکا ہو کہڑا ہو جاوے اور رکوع سہو شدہ کو بجالاوے اور ان دو نو سجدون کو نماز
سے شمار نکرے اور نماز صحیح ہے اور بعضون نے اسپر بہی ترجیح دی اور مطلقاً اسی قول کے قائل ہوے ہین

[۱] رکن وہ واجبات نماز مین کہ کمی اونکی یا زیادتی اونکی خواہ عمداً ہو یا سہواً نماز کو باطل کرتی ہے اور وہ بنابر مشہور پانچ ہین نیت تکبیرۃ الاحرام قیام رکوع اور سجدتین ہر دو یکجا مین وہ نیت کو رکن نہین جانتے بلکہ خارج از نماز اور شرط صحت نماز جانتے ہین ۱۲ منہ عفی عنہ

دو رکعت اول مین ہو خواہ آخر مین نماز دو رکعتی مین ہو خواہ سہ رکعتی خواہ چہار رکعتی لیکن یہہ
قول اونکا ضعیف ہے خصوصاً جبکہ بعد تمام کرنے دونو سجدون کے یاد آوی کسواسطے کہ زیادتی
سجدتین کی کہ رکن ہین متصور نہین دوسرا سبب بطلان نماز کا ہوجاویگا اور جناب آخوند مجلسی رحمہ
نے فرمایا ہے کہ قول مشہور اگرچہ اقوی ہے لیکن اگر کوئی موافق ان اقوال کے نماز کو تمام کرکے
بعد اوسکے اعادہ نماز کرے تو احوط ہے مسئلہ جبکہ دو سجدونکو ایک رکعت مین فراموش کرے
اور قبل اسکے کہ دوسری رکعت کے رکوع مین جاوے یاد آجاوے تو بیٹھکر سجدتین کو بجالاوے
اور نماز صحیح ہے ہان زیادتی قیام کے لئے بعد تمام کرنے نماز کے دو سجدے سہو کے بنابر احوط کرلے
اور چونکہ بعض علمانے احتمال بطلان نماز کا متصور نہین بھی کیا ہے تو اگر بعد اوسکے اعادہ نماز بھی
کرلے تو بہتر ہے اور جو بعد جھک جانے کے واسطے رکوع رکعت ثانیہ کے یاد آوے تو چونکہ محل تدارک
رکن گذر گیا بوجہ کمی رکن کے نماز باطل ہوگی اور اسیطرح نماز باطل ہے جبکہ معلوم ہو کہ دو
سجدہ بھول گیا لیکن معلوم نہین کہ ایک رکعت مین سے بھولا کہ تارک رکن ہوا یا دو مین سے مگر احتیاط
اوس صورت مین بھی یہی ہے کہ بعد تمام کرنے نماز کے دو سجدہ فوت شدہ کو مع چار سجدے سہو کے
بجالاکر اعادہ نماز کرے مسئلہ اگر ایک رکعت یا زیادہ کو نماز مین سہواً ترک کرے تو اگر قبل
سلام کے یاد آگیا تو نماز کو تمام کرے اور زیادتی تشہد کے لئے اگر بموقع کیا ہے دو سجدے سہو کے بنابر
احتیاط کے عمل مین لاوے اور نماز صحیح ہے اور جو بعد سلام پھیرنیکے متنبہ ہو تو اگر منافی نماز ہنوز
عمل مین نہین لایا کھڑا ہوجاوے اور نماز کو تمام کرکے دو سجدے سہو کے سلام بیجا کے لئے اور دو تشہد
بیجا کے لئے اگر کیا ہے بجالاوے اور نماز اوسوقت بھی صحیح ہے اور جو اوسوقت یاد آوے کہ منافی
بھی سرزد ہوئی تو وہ منافی نماز دو حال سے باہر نہین یا ایسی ہے کہ وقوع اوسکا از روی عمد اور سہو
کی دونون طرح پر نماز کو باطل کرتا ہے تو بنابر مشہور نماز باطل ہے مثل اسکے کہ فعل کثیر کیا ہے
یا قبلہ کی طرف سے مونھہ پھیر کر پیٹھہ کرلی ہے چاہیے کہ اس صورت مین نماز کو سرے سے شروع
کرے اور شیخ صدوق رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ اونہون نے کہا ہے کہ اس صورت مین بھی نماز کو

اگرچہ شہرت میں پہونچ گیا ہے اور حدیث حسن میں منقول ہے کہ راوی نے عرض کیا
کہ کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ نماز صبح میں جبکہ امام ایک رکعت تمام کر چکا ہی شریک ہوتا ہون
وہ جسوقت سلام پہیرتا ہے مین بہی سہواً اوسکی ہمراہ سلام پہیرتا ہون اور بعد اوسکی
طلوع آفتاب تک مشغول تعقیبات اور ذکر خدا رہتا ہون پس اوسوقت یاد آتا ہی کہ
مینے ایک ہی رکعت نماز پڑہی ہے حضرت نے ارشاد کیا کہ اگر اپنی جگہہ سے حرکت
نہین کی تو باقی کو بجالا اور نماز تیری صحیح ہی ورنہ اعادہ تجہپر لازم ہی بنا بر اسکے اگر اس
صورت مین بہی نماز کو تمام کرکے اعادہ کرلے تو احوط ہی اور جو ایسا منافی ہی کہ صرف
عمداً اگر ہیی مبطل ہے مثل قہقہہ مار کر ہنسی اور حرف یا زیادہ سے تکلم کرنی تو چونکہ یہان
پر سہواً عمل مین آیا ہی تو نماز اپنی صحت پر باقی رہیگی اور باقی ماندہ کو بجالاویگا
ہان دو سجدہ سہو کے کلام بیجا کے لئے علاوہ سجدات سلام اور تشہد بجالاویگا اور بعضون
نے کہا ہے کہ اس صورت مین بہی نماز باطل ہے اور بعضون نے قید چہار رکعتی کی لگائی ہی
یعنے چہار رکعتی باطل نہین ہوتی اسکے سوا باطل ہو جاتی ہی اور سند ان اقوال کی
اگرچہ معلوم نہین مگر احتیاط یہان بہی یہی ہی کہ تمام کرکے اعادہ کرے تتمہ اگر تشہد
آخری کے بعد سلام دینا بہول جاے اور قبل وقوع کسی فعل منافی نماز کے یا بعد وقوع ایسے
منافی کے کہ سہواً واقع ہو مگر اوسکا مخل نماز نہین یاد آوی تو سلام پہیر لے اور نماز اپنی
صحت پر باقی ہی ہان دو سجدے سہو اگر اونکا موجب سرزد ہوا ہی تو عمل مین لاویگا
اور جو منافی نماز مطلقاً صادر ہو چکا اوسوقت یاد آیا تو نماز باطل اور اعادہ لازم ہی
مسئلہ یہہ دو قاعدی یعنی بطلان نماز بسبب زیادتی و کمی رکن کے نماز جماعت
مین جاری نہین جبکہ مقتدی سے متابعت امام کے لئے یہہ زیادتی یا کمی عمل مین
آوے پس اگر کوئی از روی سہو کے قبل امام کے رکوع یا سجدہ مین جاوے چاہئے کہ
پہر سیدہا ہو اور امام کی ساتہہ رکوع اور سجود کرے اسیطرح اگر از روی سہو کے

یا بہ گمان اسکے کہ پیش نماز نے رکوع یا سجدہ سی سر اوٹھا لیا ہی سر اوٹھا دیوے
اور بعد اوسکے خلاف ظاہر ہو پھر جھک جاوی اور امام کی ہمراہ پھر سجدہ کا ہو پھر زیادتی
رکن کی ان دونو مقاموں مین مضر نہین اور جو عمداً امام پر سبقت کری رکوع اور
سجدہ مین جانی یا اوس سی سر اوٹھانی مین تو چونکہ امر واجب یعنی متابعت امام
کو ترک کیا تو گنہگار ہی لیکن اوسپر واجب ہی کہ اوسی جگہ پر مستقر رہی اور نماز اوسکی صحیح ہی
بنا بر اقوی کے ہر چند احوط اعادہ ہی اور جو اوس حالت سی عود کیا تو گو سہواً ہی
کرے نماز باطل ہو جاویگی **فصل دوسری** زیادتی رکن کی احکام مین مسئلہ
اگر کوئی نماز مین دو مرتبہ تکبیرۃ الاحرام کہے تو نماز اوسکی باطل ہی ہان اگر دوسری
مرتبہ بقصد ابطال تکبیر اول بعد واقع کرے کسی منافی نماز کے عمل مین لاوے تو نماز بعد
اوسکے منعقد ہو جاویگی اسیطرح جبکہ دوسری مرتبہ تکبیر کہنے سی نماز باطل ہو چکی تو
تیسری مرتبہ احوط یہ ہی کہ کوئی منافی نماز عمل مین لا کر تکبیر کہے مسئلہ اگر ایک رکعت مین
دو رکوع کرے باجماع علماء نماز اوسکی باطل ہی مگر جبکہ حالت قیام مین شک کری
کہ رکوع کیا ہی یا نہین اور بر طبق اوسکے رکوع مین جاوی اور ابھی تک سر نہین اوٹھایا
کہ یاد آگیا کہ پہلے رکوع کر چکا ہون تو اس صورت مین بطلان نماز مین اختلاف ہے
مشہور بطلان ہی بباعث زیادتی رکن کے اور بعضے عالموں نے کہا ہی کہ ایسی
صورت مین رکوع سی سر اوٹھاوی اور اسیطرح سجدہ مین چلا جاوی اور نماز صحیح ہی
اسکی اگر اسیطرح نماز کو تمام کرکے بعد مین اعادہ بھی کری تو احوط ہی مسئلہ جبکہ ایک رکعت
مین سہواً چار سجدے کری باتفاق علماء نماز باطل ہی مسئلہ جو ایک رکعت سہواً نماز مین زیادہ
کری اور بعد رکوع کے یاد آوی تو موافق مشہور کے نماز اوسکی باطل ہے خواہ چار رکعتی مین ہو
خواہ غیر چار رکعتی مین اور بعض عالموں نے کہا ہی کہ اگر چار رکعتی مین بعد چوتھی رکعت کے بقدر
تشہد کے بیٹھ چکا ہی تو نماز صحیح ہی اور بعضوں نی قید پڑھ لینی تشہد کے اوسوقت عذر زیادہ کی ہی

فصل دوسری زیادتی رکن کے احکام مین

اور بعضون نے غیر چار رکعتی مین بھی ایسا ہی کہا ہے اور احوط اعادہ ہے مطلقاً خواہ بعد سجدتین کے یاد آوے خواہ اثناے سجدتین مین خواہ قبل اوسکے بعد رکوع کے لیکن اگر قبل رکوع کے یاد آگیا تو چونکہ زیادتی رکن کی ہنوز عمل مین نہین آئی چاہیئے کہ رکعت کو توڑکر بیٹھہ جاوے اور جو تشہد چوتھی رکعت کے بعد نہین پڑہا ہی تو تشہد پڑہکر سلام پھیرے اور بعد اوسکے دو سجدے سہو کے زیادتی قیام کے لئے احتیاطاً بجالاوے اور نماز صحیح ہے

مقصد دوسرا خلل ہاے غیر رکن اور اوسکے متعلقات کے احکام مین اور اوسمین تھی چند فصلین ہین فصل پہلی اون خللون مین ہے کہ احتیاج تدارک کی اون مین نہین اور باوجود اونکے نماز صحیح ہے اور ونکی ہے صورتین ہین اول بھول جانا قرأت حمد یا سورہ کا کل ہو یا بعض جبکہ بعد رکوع کے یاد آوے کہ اس صورت مین احتیاج کسی تدارک کی نہین اور نماز صحیح ہے لیکن اگر پہلی دو رکعتون مین ایسا اتفاق ہو تو بعضے علما نے کہا ہے کہ پچھلی رکعتون مین پڑہنا الحمد کا اوسپر لازم ہے اور اختیار جو درمیان حمد اور تسبیحات اربعہ کے تھا اس صورت مین باقی نہین رہا اور استدلال کی ہے اس مطلب پر ساتھہ حدیث مشہور لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب کے یعنی نماز بغیر الحمد کے نہین ہوتی لیکن بنابر مشہور کے یہہ لزوم ثابت نہین اگرچہ احوط ہے دوسرے سہواً ترک کرنا جہر و اخفات یعنی بلند پڑہنے یا آہستہ پڑہنے الحمد یا سورہ کا اونکے مقامات مین خواہ قبل رکوع کے یاد آوے خواہ بعد اوسکے کہ موجب کسی تدارک کا نہین لیکن اگر اثناے قرأت مین یاد آوے تو جہان سے یاد آوے وہان سے موافق مقتضاے اوس مقام کے شروع کرے اور اسیطرح عمداً ترک کرنا اوسکا بسبب جہل مسئلہ کے بنابر اتفاق علما کے جاہل مسئلہ کا اس مقام مین معذور ہے اور نماز اوسکی صحیح ہے تیسرے بھول جانا ذکر رکوع اور رکوع مین ٹھیرنیکا حالت رکوع مین یا طمانیت کا اوسمین جسوقت کہ بعد سر اوٹھانے کے یاد کرے اور معنی طمانیت کے سکون اور آرام اعضا مین اور وہ ایک واجب علیحدہ ہے سواے درنگ کے

مقصد دوسرا خلل ہاے غیر رکن اور اوسکی متعلقات

سلام اور علیہ کو موافق قاعدہ اصولیہ ما من عام الا وقد خص مخصوص حالت تذکر و عدم نسیان پر محمول ہو سکتی ہے جیسا کہ نماز جنازہ مین اوسکی تخصیص ثابت ہے نماز ہاے یومیہ متعارفہ کی دافع ہوگی ورنہ عموم اس حدیث کی لازم آتا ہی کہ نماز جنازہ پر مطلقاً اطلاق نماز نہو ... بخلاف ما نطق به کثیر من الاحادیث المعصومیہ

رکوع مین اور سیدہا ہونی مین بعد رکوع کے اور سجدہ مین اور جلوس مین درمیان
دو سجدونکی اور جلوس مین بعد سجدتین کے حالت تشہد اور تسلیم مین اور اسیطرح بہول جانا
قیام کا بعد رکوع کے یا طمانینت کا اوسمین ہرگاہ کہ سجدہ مین چلے جانیکے بعد یاد اوے
چوتہی بہول جانا وضع بعضے اعضای سجود کا مصلّی پر سوای پیشانی کے کہ بغیر اوسکے سجدہ ہی
متحقق نہین ہوتا اور حکم اوسکا آیندہ معلوم ہوگا یا بہولنا ذکر سجود یا طمانینت کا اوسمین پہلا
سجدہ ہو یا دوسرا یہانتک کہ درست بیٹہہ جاوی یا بہولنا رفع راس کا سجدہ اولی
سے یا بہولنا جلوس اور طمانینت کا اوسمین یہانتک کہ سجدہ ثانیہ مین چلا جاوے یا بہولنا
جلوس کا بعد سجدہ دوم کے تشہد کے لئے یا طمانینت کا اوسمین ہرگاہ بعد کہڑی ہونیکی یاد اوی
کہ اِن سب صورتون مین بسبب گذر جانے محل کے تدارک نہین اور نماز صحیح ہے لیکن چونکہ
بعضے علماء ہر زیادتی اور کمی کے لئے جو نماز مین واقع ہو دو سجدے سہو کو لازم جانتے ہین
تو اگر ان سب صورتون مین بعد نماز دو سجدے سہو کے بہی کر لے تو خوب ہے اور موجب خروج کا
خلاف سے فصل دوسری اون خللون مین کہ تدارک غیر سجدہ سہو اونمین درکار ہی
اور اوسکی بہی چند صورتین ہین اول جو شخص کہ قرأت الحمد اور سورہ دونو یا ایک کو
کو اون مین سے فراموش کرے خواہ کل ہو یا بعض حتے کہ ایک آیہ بلکہ اس سے بہی کم تر
اور قبل اسکے کہ رکوع مین جاوی یاد آجاوی تو واجب ہی کہ جو فوت ہوا اوسکو اور جو کچھ اوسکے بعد ہو بجا لاوی اگرچہ حالت قنوت مین
بلکہ بعد جہک جانیکی واسطے رکوع کو قبل نہ پہنچنے حد رکوع کی یاد آوے دوسرے جہر یا اخفات حمد و سورہ مین اونکے
مقامات مین جبکہ سہوا ہوا در قبل رکوع جانے کے یاد آوی کہ اسمین بہی بعض علماء تدارک
کو ساتہہ اعادہ قرأت کی لازم جانتے ہین لیکن مشہور عدم احتیاج تدارک ہی جیسا کہ
سابق مین گذرا تیسری یہہ ہی کہ ذکر رکوع یا ٹہرنیکو بعد رکوع کے فراموش کری
اور قبل اسکے کہ سر سجدہ مین رکہی یاد آوی تو تدارک اوسکا یہہ ہی کہ اوسکو عمل مین لاوے
اور تدارک توقف نکرنیکا یہہ ہی کہ سیدہا ہوا اور تہوڑی دیر ٹہر کر سجدہ مین جاوے

اسیطرح اگر ذکر سجود یا سجود کو اعضای شش گانہ پر سوای پیشانی یا ذکر کو کرنیکو
بقدر ذکر کے سجدی مین فراموش کری اور قبل سر اوٹہانیکے سجدہ سی یاد آوی تو تدارک
اوسکا عمل مین لاوی اور علی ہذا اگر درست بیٹھنے کو درمیان دو سجدونکی یا ذکر کو اسمین
فراموش کری اور قبل سر رکھنے کے واسطے سجدہ دوم کے یاد آوی تو درست بیٹھی اور لمحہ
توقف کرے پہر سجدی مین جاوی جو تہی اگر ایک سجدہ یا تشہد کو فراموش کری اور
قبل رکوع رکعت ثانیہ کے یاد آوی تو لازم ہی کہ بیٹھ جاوے اور تشہد یا سجدہ فائتہ کو بجا
لاوے پہر کہڑا ہوکر قرات کو تحصیل ترتیب کی لئے سر نو سے شروع کری اگرچہ پہلی
بہی پڑہ چکا تہا اور نماز اوسکی صحیح ہی لیکن اگر بعد کہڑی ہونیکے یاد آیا ہی تو موافق بعض
روایات کے دو سجدے سہو کے احتیاطاً بجا لاوی اور سجدہ سہو مین اگر بعد سر اوٹہانیکے
سجدہ اول سے جلوس اور طمانینت کو بقصد وجوب عمل مین لایا تہا تو واسطے بجا لانے
سجدہ ثانیہ کے ایک لخت سجدہ مین چلا جاوے حاجت بیٹھنے اور طمانینت کرنیکی قبل
اوسکے نہین اور جو اوسوقت جلوس یا طمانینت کو عمل مین نہین لایا تو اب اوٹہ بیٹھے اور
کچہہ توقف کری بعد اوسکے سجدہ مین جاوے اور جو پہلی جلوس کیا تہا لیکن نہ بقصد واجب کہ درمیان
دو سجدونکے لازم ہی بلکہ بقصد استراحت کہ بعد سجدہ دوم کے کہ جلوس سنت ہے
اس صورت مین علمار نے اختلاف کیا ہی اور مسئلہ اشکال سے خالی نہین اور دور نہین کہ اس
صورت مین بہی اگر بقصد احتیاط ایک لمحہ قبل سجدی کی بیٹھ جاوے تو بہتر ہو اور اگر بعد اسکے
اعادہ نماز بہی کرلے تو کمال احتیاط ہی گو ضرورت اعادہ بلکہ جلسہ احتیاطی کی بہی نہین کیونکہ
فعل واجب عمل مین لا چکا ہی منتہای امر یہہ ہی کہ نیت مین خاطی رہا کہ جلسہ واجب کو بقصد سنت
عمل مین لایا جیسا کہ افادہ کیا ہی اسکو مولانا سید العلمار طاب ثراہ نی کتاب رضعۃ الاحکام
مین اور جو شخص کہ بعد کہڑی ہونیکے قبل اسکے کہ رکوع مین جاوی یقین کری کہ ایک
سجدہ نہین کیا اور دوسری مین شک ہو کہ کیا ہی یا نہین جسکا یقین ہی اوسکی لئی عود کری

اور عمل مین لاوی اور دوسرے مین جسمین کہ شک ہے کہ کیا ہی یا نہین اشکال ہی اخوند
مجلسی رح نے افادہ فرمایا ہی کہ اظہر یہہ ہے کہ نہ کری اور جو اس صورت مین اعادہ نماز بہی
بجالاوی تو شاید احوط ہو اور معلوم رہی کہ جو احکام سہو سجود تشہد کے مذکور ہوئی وہ غیر
رکعت آخر کی مین لیکن فراموش کرنا سجود کا رکعت آخر سے پس اگر قبل سلام کے یاد آوے
تو اوسکو بجالاوی خواہ ایک سجدہ ہو خواہ دونو بعد اوسکے تشہد کو تحصیل ترتیب کے لئی
عمل مین لاوی اور سلام دیکر اور نماز صحیح ہے جیسا کہ اور رکعات مین تذکر قبل
رکوع کا بہی حکم ہی اور جو بعد سلام کے یاد آوی تو اگر دو سجدے مین تو چونکہ دو سجدے رکن ہین
اور محل تدارک اونکا یعنی ما قبل سلام گذر چکا پس نماز باطل ہے اور اعادہ لازم اور جو ایک ہی اوسکو
بجالاوی اور نماز اپنی صحت پر باقی ہی اور جو تشہد کو فراموش کیا ہی تو اگر قبل سلام کے
یاد آگیا بایں طور کہ بعد سجدون کے تشہد اور سلام دونون کو بہول گیا تو اگر ابہی
تک کوئی منافی نماز عمل مین نہین لایا تو اون دونون کو عمل مین لاوے اور نماز صحیح ہے
اور بعضے اس مقام پر بہی وجوب سجدہ سہو کے قایل ہین اور یہہ احوط ہی اسیطرح اگر
بعد سلام کے یاد آوی تو اوسکو بجالاوی لیکن اگر ہنوز تشہد منسیہ عمل مین نہین لایا
کہ کوئی حدث صادر ہو گیا ہو تو صحت اور بطلان نماز مین اس صورت مین اختلاف ہے مشہور
یہہ ہی کہ وضو کرے اور رو بقبلہ ہو کر تشہد بجالاوی اور اگر برعایت اقوال قائلین بطلان
نماز کے اعادہ بہی کر لے تو خوب ہے اور جو تشہد کے بعد صلوٰۃ نبی اور آل نبی صلوات اللہ علیہم کو
فراموش کری اور بعد سلام کے یاد آوی تو احوط یہہ ہے کہ اوسکو بجالاوے فصل تیسری
اون خللون مین کہ جسمین تدارک معہ سجدہ سہو کی قطعاً درکار ہی نہ بنا بر احتیاط کے جیسا
کہ فصل گذشتہ مین چند مقامون پر گذرا اور وہ دو امر مین ایک فراموش کرنا سجدہ واحد کا
دوسرے سہو کرنا تشہد اولی کا ہر گاہ کہ بعد رکوع کے یاد آوی پس تدارک
اونکا بعد نماز کے ہے یہہ کہ بعد نماز کے اونکو بجالاوی اور دو سجدے سہو کے وجوباً

کرے اور بہتر یہہ ہی کہ سجدہ منسیہ مین نیت ادا و قضا کچہہ نکرے اور نیت سجدہ
اور تشہد کو زبان سے نکہے بلکہ دلمین سونچ لے کہ یہہ سجدہ یا تشہد بجالاتا ہون مین
جو نماز ظہر مین مثلاً مجہسے فراموش ہو گیا تہا واجب قربۃً الی اللہ اور بہتر ہی کہ تشہد
مین واجب بہی نہ کہے بلکہ بجای اوسکے احتیاطاً کہے۔ اور نماز صحیح ہے اور شیخ
ابو جعفر طوسی اور شیخ مفید کے نزدیک یہہ حکم صرف رکعتین اخیرتین کا ہی کیونکہ
کہ دو رکعت اولی مین وہ ہر قسم کی شک اور سہو کو باعث بطلان نماز جانتی ہین
اور مشہور عدم بطلان ہی مطلقاً لیکن اگر بعد عمل بنا بر مشہور کے برعایت قول ان بزرگوارون
کے پہلی دو رکعتون مین اعادہ نماز بہی کرلے تو احوط ہوگا اگر کسی کو شک ہو کہ ایک سجدہ
نماز مین ترک ہوا ہے یا تشہد اور احد الامرین متیقن ہو تو احوط یہہ ہی کہ بعد نماز دونون کو
بجالاوے اور دو سجدے سہو کے بہ نیت تردید دونو کے لئی عمل مین لاوے اور اسطرح کا
شک درمیان رکوع اور سجود کے ہو تو نماز سے فارغ ہو کر ایک سجدہ کرے اور دو سجدے سہو
اعادہ نماز بہی بجالاوے فصل چوتہی سایر موجبات سجدہ سہو کی بیان مین اور وہ کئی چیزین ہین
اول تکلم کرنا اثنای نماز مین دو حرف یا ایک حرف تام الفائدہ سہواً یا بگمان اسکی
کہ نماز کو تمام کرچکا ہے پس بنا بر مشہور کے موجب دو سجدہ سہو کا ہی دوسرے شک درمیان
چار رکعت کی اور پانچ رکعت کی نماز چار رکعتی مین جیسا کہ باب شکیات مین مذکور ہوگا اور بعض
علمار شک درمیان چار اور چہہ رکعت کو بہی باعث سجدہ سہو جانتی ہین لیکن اسصورت مشہور
مین بطلان نماز ہی جیسا کہ معلوم ہوگا تیسرے سہواً اسلام کی موقع بیجا پر کہنا کہ یہان
بہی وجوب سجدتین مشہور ہی بلکہ بعضے علمار نے دعوای اجماع اسپر کیا ہی لیکن ثقۃ الاسلام
محمد بن یعقوب کلینی واجب نہین جانتی اور احوط وجوب ہے چوتہی سہواً بیٹہنے کی مقام مین
کہڑا ہوجانا اور کہڑی ہونیکے مقام پر بیٹہنا موجب دو سجدہ سہو کا ہی بنا بر مذہب بعضی
عالمون کے اور احوط یہہ ہی کہ انکو ترک نہ کری پانچوین عموماً ہر زیادتی بعد کمی کے

جو نماز مین واقع ہوا اور مبطل نماز نہو علی الاحوط اور بعضی کمی اور بیشی مستحبات کو بہی خصوصا
ترک قنوت کو موجب ان سجدونکا گردانتی ہین چہٹی شک درمیان تین و چار رکعت
کے نماز چار رکعتی مین جبکہ ظن چار کا ہو کہ چار پر بنا رکہکر نماز کو تمام کری اور دو سجدے بقول شیخ
صدوق علیہ الرحمہ عمل مین لاوی اور یہہ احوط ہی اور زیادہ احتیاط اسمین ہی کہ جس مقام پر کہ
عدد رکعات مین شک ہوا اور ایک طرف راجح ہو نماز کو طرف راجح کی موافق تمام کرکے دو سجدے کرے
ساتوین شک کرنا درمیان زیادتی اور کمی کسی فعل کے مثل اسکے کہ شک کری کہ
تین سجدے کئے ہین یا ایک اور یقین ہو کہ ایک ان مین سے ضرور ہوا ہی پس اگر یہہ شک
بعد گذرنے محل تلافی کے ہو تو موافق مذہب بعضی علماء کے دو سجدے سہو کے بجا لاوے
اور آخوند مجلسی علیہ الرحمہ نے اسکو اقوی کہا ہی اور مفاد احادیث عام ہی رکعات اور غیر رکعات
سے اور اگر ایسا شک رکن مین ہو مثل اسکے کہ شک کری کہ دو رکوع کئی ہین یا در اصل
رکوع کیا ہی نہین اسیطرح شک کری کہ چار سجدے کئی ہین یا کوئی سجدہ عمل مین نہین لایا تو
نماز باطل ہی بسبب تیقن زیادتی یا کمی رکن کے لیکن شیخ مفید اس صورت مین بہی وجوب
دو سجدے سہو کے قایل ہین اور ظاہر اونکی کلام کا یہہ ہی کہ نماز کو باطل نہین جانتی پس اگر احتیاطا
نماز کو تمام کرکے دو سجدے کری اور بعد اوسکی اعادہ نماز بہی کری تو احوط ہوگا فصل پانچوین
بعضے احکام سجدہ سہو مین محل سجود سہو بعد سلام کے ہی خواہ زیادتی کسی فعل کے لئے
ہون خواہ کمی کے لئے اور خلاف اسکی ضعیف ہے پس چاہیئے کہ بعد نماز جو چیزین کہ اجزای نماز
سے رہگئی ہین مثل تشہد وغیرہ کے اول اونکو عمل مین لاوی بعدہ سجدہ سہو کو اور اگر
یہہ چیزین متعدد ہون تو سبکو مقدم کری جس ترتیب سے کہ نماز مین فوت ہوئی ہین اور آیا دو
سجدے کئی سہوونکے لئے جو ایک نماز مین پی در پے واقع ہون کافی ہین یا ہر سبب کے
لئے جدا جدا درکار ہی احوط یہہ ہی کہ ہر سبب کے لئے دو سجدے علیحدہ بجا لاوی اور نیت مین ترتیب
کو ملحوظ رکہی اور بہتر ہی کہ نیت مین اول مرتبہ واجب کہے بعدہ قربتہ پر اکتفا کری وجوب و استحباب

سی متعرض نہو اور بنا بر مشہور لازم ہی کہ بعد نماز کے فوراً یہہ سجدی عمل مین لاوے اور بعض
اس فوریت کو مستحب جانتی ہین اور نہی چاہیئے کہ درمیان سجدہ سہو اور نماز کے کلام نہ
کرے بلکہ احوط یہہ ہے کہ کوئی منافی نماز اس اثنا مین عمل مین نہ لاوے اور جو ادا کرنے سے
سجدہ مین تاخیر کرے تو اوسکے ذمہ سے ساقط نہین ہوتی اور نماز بہی صحیح نہین ہوتی
پس ہمیشہ واجب ہین اور بعضی علمانے کہا ہی کہ جو اجزا کہ نماز سے خارج ہین مثل
سجدہ منسیہ اور تشہد کے اور سجدہ سہو کے انکو اگر وقت فریضہ مین ادا کرے
تو بہ نیت ادا بجا لاوی اور جو بعد وقت کے کری تو بہ نیت قضا اور ظاہر ادا و قضا کی نیت
کسی صورت مین ضرور نہین ہی ہان اگر فوراً بعد نماز کے بجا لاوی تو نیت ادا کرنی مین کوئی مضایقہ
بہی نہین بلکہ بہتر ہی۔ اور اگر نماز جماعت مین کوئی امر موجب سجدہ سہو سرزد ہو تو اگر امام
اور مقتدی دونو اسمین شریک ہین تو شک نہین کہ ہر ایک موافق اپنی حالت کے عمل کریگا
اور اگر امام سے ایسا امر واقع ہو بغیر شرکت مقتدی کے تو بنا بر مشہور سجدہ سہو امام پر
لازم ہونگی نہ مقتدی پر اور بعضی علما موافق بعضے احادیث کے مقتدی پر بہی لازم جانتی ہین
اور یہہ ضعیف ہی اور احادیث چونکہ مخالفین کے یہان وجوب متابعت امام مقتدی پر احکام سہو
مین مسایل مشہورہ سے ہی اسلیے محتمل ہے کہ حالت تقیہ مین معصومین علیہم السلام سے وارد ہوے
ہون باوجود اسکی کہ اشتراک سبب پر بہی محمول ہو سکتے ہین کما افید اور اگر امر بالعکس
ہے یعنی مقتدی سی موجب سجدہ کہ سرزد ہو بغیر شرکت امام کے تو بلا خلاف سجدے مقتدی پر
لازم ہونگی نہ امام پر **تتمہ** کیفیت دو سجدہ سہو مین کیفیت انکی یہہ ہے کہ نیت کری کہ دو سجدہ
سہو کے بجا لاتا ہون مین واسطی اوس سہو کی جو فلان نماز مین مجھسے ہوا ہی واجب قربۃ
الی اللہ اگر واجب ہون ورنہ صرف قربت پر اکتفا کرے بعدہ تکبیر سنتی کہکر سجدہ مین جاوی
اور سات عضو یعنی پیشانی اور دونو ہاتہون اور دونو گہٹنون اور دونو انگوٹہون پیر کو زمین
پر رکھی اور پیشانی اوس چیز پر رکھے کہ سجدہ نماز اسپر جایز ہی اسیطرح باقی واجبات

تتمہ
کیفیت دو سجدہ سہو مین

سجدہ نماز کو شامل طمانیت درمیان سجدون اور چہپانے عورتین کے اور روبقبلہ ہونے اور باوضو ہونے کے سب کو ملحوظ رکہے اور سجدے مین ذکر منقول پڑہے اور وہ یہہ ہے بسم اللّٰہ وباللّٰہ اللہم صل علی محمد وآل محمد - یا بسم اللّٰہ وباللّٰہ وصل علی محمد وآل محمد - یا بسم اللّٰہ وباللّٰہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ پہر درست بیٹہے اور احوط یہہ ہے کہ ہر مرتبہ سجدہ مین جانے اور درست بیٹہنے مین تکبیر کہے اور بیٹہکر قدرے توقف کرے پہر سجدہ مین جاوے دوسرا اور اوسمین بہی یہی ذکر کرے پہر درست بیٹہکر تشہد خفیف بجالاوے اور تشہد خفیف یہہ ہے اشہد ان لا الہ الا اللّٰہ واشہد ان محمدًا رسول اللّٰہ اللہم صل علی محمد وآل محمد پہر سلام کہے اور مراد سلام سے السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ اور اگر السلام علینا وعلی عباد اللّٰہ الصالحین کہے تو وہ بہی ہو سکتا ہے اور اذکار منقولہ مین جو بعضے اعلام نے کلام کیا ہے کہ منصب امام ارفع ہے اس سے کہ سہو اونسے سرزد ہو اور محتاج سجدہ سہو کے ہون پس یہہ روایات مقدوح ہین اور قابل استدلال کے نہین یہہ کلام نہو وصنیع ہے اسلئے کہ جایز ہے کہ حضرات نے اورون کی تعلیم کے لئے یہہ سجدے کئے ہون نہ بسبب اپنے سہو کے بلکہ چونکہ احادیث متضمن سہو نبی صلعم حالت نماز مین بکثرت مروی ہین اسلئے شیخ صدوق ابوجعفر محمد بن بابویہ قمی اور اونکے اوستاد محمد بن ولید علیہما الرحمہ قایل بجواز سہو کے ہین غیر تبلیغ احکام مین اور شیخ محمد بن ولید کا قول ہے کہ اول مرتبہ غلو کا انکار سہو نبی صلعم سے ہے لیکن باقی علماء نے موافقت ان دو بزرگوارون اور انکے تابعین کے اس مسئلہ مین نہین کی اور احادیث گو اس بارہ مین بکثرت ہین لیکن چونکہ حد تواتر کو نہین پہونچی اسلئے مفید قطع ویقین نہین ہو سکتی اور بر تقدیر تسلیم تواتر چونکہ مخالفین کے یہان ہمیشہ اس قسم کے حکایات مشہور چلی آتی ہین جایز ہے کہ جو کچہہ حضرات نے اسمین فرمایا ہے وہ حالت تقیہ مین فرمایا ہو والسلام

باب تیسرا احکام شک اور اوسکے متعلقات مین

ازانجملہ ثقۃ الاسلام ابوجعفر محمد بن یعقوب کلینی نے کتاب کافی مین بسند [illegible] سعید اعرج روایت کی ہے کہا اونہون نے سنا مین نے حضرت امام جعفر صادق ع کو [illegible] کہ حضرت رسول خدا صلعم نے [illegible] دو رکعت نماز پڑہی [illegible] سلام پہیر لیا اصحاب نے عرض کی [illegible] کیا یا رسول اللہ آیا نماز مین [illegible] امر جدید حادث ہوا [illegible] چار رکعت کی [illegible] نے ارشاد فرمایا [illegible] اصحاب نے عرض [illegible] دو رکعت پڑہی اور سلام پہیر لیا حضرت ذو الیدین [illegible] کی طرف متوجہ ہو کے [illegible]

باب تیسرا
احکام شک اور اوسکے متعلقات مین

اوسمین کئی مطلب ہین مطلب پہلا شک رکعات مین اور اوسمین چند مسئلے ہین مسئلہ

پہلا جو شک کہ نماز واجبی دو رکعتی مین مثل فریضہ صبح اور جمعہ اور عیدین اور نماز آیات

کے ہو یا نماز مغرب مین یا دو رکعت اول مین نماز چار رکعتی سے ہو مثل اسکے کہ شک کرے کہ ایک

رکعت پڑہی یا دو پڑہی یا زاید قبل اکمال سجدتین کے تو ان سب صورتون مین نماز باطل

ہے اور اعادہ لازم اور اسیطرح نماز باطل ہے جبکہ شک غیر مستخص الطرفین ہو یعنی معلوم

ہے نہو کہ کسقدر رکعت پڑہی اور بعضے علمار نے کہا ہے کہ ان سب صورتون مین اندک توقف

کرے اگر بعد اسکے یاد آجاوے یا ایک طرف غالب اور راجح ہو تو اوسپر بنا رکہکر نماز کو

تمام کرے ورنہ نماز باطل ہے اور یہہ بہتر ہے مگر چونکہ بعضے عالمون کے نزدیک رکعتین

اولیین مین ظن اور شک دونو مبطل ہین تو احوط یہہ ہے کہ بنا بر طرف راجح رکہکر تمام

کرے اور بعدہ اعادہ نماز بہی کرے اور نماز آیات مین شرط یہہ ہے کہ شک رکعات مین

ہو نہ عدد رکوعات مین کسلیے کہ شک رکوعات سے نماز باطل نہین ہوتی بلکہ لازم ہے کہ بنا کمتر

پر رکہکر تمام کرے اور نماز اوسکی صحیح ہے ہان اگر شک رکوعات مستلزم شک ہین الرکعات

کو ہو مثل شک کرنے درمیان رکوع پنجم و ششم کے کہ بنا بر احتمال اول رکعت پہلی ہے

اور با حتمال ثانی دوسری رکعت ہے تو اس صورت مین شک رکوعات کا بسبب راجع

ہونے طرف شک رکعات کے مبطل نماز ہوگا مسئلہ دوسرا جبکہ نماز چار رکعتی

مین اکمال دو رکعت اول متیقن ہو اور شک زاید مین ہو بایطور کہ بعد سر اوٹھانے سجدہ

ثانیہ سے شک کرے کہ دوسری رکعت ہے یا تیسری مثلاً یا دوسری ہے یا چوتہی اور وہ

تمام کر چکا ہو بعد اوسکے ہی تیسری رکعت کا ہے یا چوتہی کا ان سب صورتون مین اگر بعد تامل کے

گمان غالب ایک طرف ہم پہنچے تو بمنزلہ یقین ہے موافق اوسکی عمل کرے پس اگر مظنہ کم کیطرف

ہے تو اوسی پر بنا رکہے اور نماز کو تمام کرے اور جو مظنہ جانب کثرت ہے پس اگر جانب مظنون

مکمل عدد مقصود نماز ہے مثل شک درمیان دو اور چار اور تین اور چار کے تو اوسی پر نماز

اوس جگہ سجدہ کیا ... کہ اس جنگل مین شیاطین بہت ہین یہان توقف نکرین ۱۲ منہ

کو تمام کرے اور کچھ اوسپر لازم نہین لیکن اگر بقول صدوق علیہ الرحمہ دو سجدے سہو کے
اس صورت مین بھی کر لے تو اچھا ہے اور جو نماز اوسطرف مظنون سے پوری نہین ہوتی تو بنا اوسپر
رکھکر بقیہ کو بجا لاوے اور نماز کو تمام کرے جبکہ شک درمیان دو اور تین کے کہ بنا بر تین کے
ضرورت ایک رکعت کی باقی رہتی ہے اور جو یہہ گمان موجب زیادتی کا ہو عدد مقصود نماز سے مثل
شک درمیان چار اور پانچ کے پس اگر کھڑا ہے تو بیٹھ جاوے اور چہارم رکعت کرے اور سلام
دے اور دو سجدے سہو کے زیادتی قیام کے لئے احتیاطاً بجا لاوے اور جو رکوع مین یا مابعد رکوع
مین ہے تو نماز اوسکی باطل ہے مثل اسکے کہ یقینی ایک رکعت زیادہ کرے اور بعضے عالمون نے
کہا ہے کہ اگر بعد رکعت چہارم بقدر تشہد بیٹھ چکا ہے تو اس صورت مین بھی نماز باطل نہین
بیٹھکر سلام پھیر لے اسلیے اگر سلام پھیر کر اعادہ نماز کرے تو زیادہ اچھا ہے **مسئلہ تیسرا**
جبکہ نماز چار رکعتی مین بعد اکمال رکعتین اولیین دو نو طرف شک کی برابر ہون اور بعد
تامل بھی غلبہ کسیطرف معلوم نہو تو اوسکی چند صورتین ہین صورت پہلی شک درمیان
دو اور تین رکعت کی پس اگر بعد سر اوٹھانے کے سجدہ ثانیہ سے یہہ شک عارض ہو تو بالاتفاق
تین پر بنا رکھکر ایک رکعت اور پڑہے اور نماز کو تمام کرکے احتیاطاً چاہیے دو رکعتین نشستہ احتیاط
کی بجا لاوے چاہے ایک رکعت ایستادہ لیکن بعضے علما دو رکعت نشستہ کو متعین جانتے ہین
اور بعضے ایک رکعت ایستادہ کو اور مشہور تخییر ہے اور جو اثنائے سجدہ ثانیہ مین قبل رفع راس کے
یہہ شک ہوا ہے تو اس صورت مین اور اور جن جن مین دوسری رکعت کی مشارکت ہے اختلاف ہے
اور مشہور یہہ ہے کہ نماز باطل ہے لیکن چونکہ بعضے علما مجرد دخول سجدہ ثانیہ کو اور بعضے اتمام
ذکر واجب کو اوسمین متمم جانتے ہین اسلیے اگر برعایت ان اقوال کے اس صورت مین بھی عمل
صورت سابقہ کا بجا لا کر نماز کا از سر نو اعادہ کرے تو اچھا ہے اور جبکہ قبل دخول سجدہ ثانیہ
کے یہہ شک ہو تو بے شبہہ نماز باطل ہے اور قول باتمام رکعت بمجرد رکوع کے کمال ضعیف
ہے صورت دوسری شک تین اور چار رکعت مین خواہ قبل اکمال سجدتین کے ہو خواہ بعد

اوسکے چونکہ اتمام رکعتین اولیین اسصورت مین متیقن ہی نماز کسی صورت مین باطل نہین ہوتی
اور حکم اوسکا یہہ ہے کہ چار پر بنا رکھکر نماز کو تمام کرے اور دو رکعت احتیاط کی نشستہ بجالاوے
صورت تیسری شک درمیان دو اور چار کے پس اگر بعد سر اوٹہانے کے سجدۂ ثانیہ
سے ہوا ہے تو نماز صحیح ہے چار پر بنا رکھکر سلام دے اور دو رکعت ایستادہ احتیاط کی
بجالاوے کہ جو اصل دو رکعت تہی یہہ مل کر چار ہوجاوین اور قول بہ بطلان نماز اس صورت
مین بید لیل ہے ہان اگر قبل دخول سجدۂ ثانیہ یہہ شک ہووے تو بباعث عدم اتمام رکعتین
کے نماز باطل ہے جیسا کہ پہلے مذکور ہوا اور جو اتمام سجدۂ ثانیہ مین ہوا تو خواہ ذکر واجب سے
فارغ ہوگیا ہو خواہ نہ کسی حالت مین ہو بہر حال اس مین وہی کلام ہے کہ جو صورت اولی مین
گذرا پس بہتر یہہ ہے کہ نماز تمام کرکے دو رکعت احتیاط بجالاوے اور پھر اعادہ نماز بھی کرلے
صورت چوتہی شک درمیان دو اور تین اور چار کے پس اگر قبل فارغ ہونے سجدۂ ثانیہ
سے ہے تو بسبب ترک رکعت ثانیہ کے حال اوسکا بھی مثل صورتون گذشتہ کی ہے
اور جو بعد رفع راس کے ہے تو مشہور یہہ ہے کہ چار پر بنا رکھکر نماز کو تمام کرے اور دو رکعت احتیاط
کی ایستادہ بجالاوے کہ اصل مین جو دو رکعت ہوئی تہی تو یہہ ملکر چار ہوجاوین اور بعد اوسکے
دو رکعت نشستہ پڑہے کہ جو تین تہی چار ہوجاوین اور جو نماز اصل واقع مین پوری ہوچکی
تہی تو یہہ تفصیل ایسی ہے کہ نماز احتیاط نماز نافلہ ہوجاتی ہے اور بیکار نہین جاتی — اور
جو بعد کہڑا ہوجانے کے یہہ شک ہو یعنی حالت قیام مین شک ہو کہ یہہ قیام رکعت سوم
کا ہے یا چہارم کا یا پنجم کا چاہیئے کہ بیٹھہ جاوے اور اوس رکعت کو توڑ ڈالے اور جو پہلے تشہد
نہین پڑہا ہے تو تشہد پڑہکر ورنہ بلا تشہد کے سلام دے اور دو رکعت ایستادہ اور دو رکعت
نشستہ احتیاط کی بجالا کر دو سجدے سہو بجالاوے صورت پانچوین شک درمیان
چار اور پانچ رکعت کے اور یہہ تین طرح پر ہے اول یہہ کہ حالت قیام مین شروع قراءت
سے پہلے یا بعد یہہ شک ہو کہ قیام چوتہی رکعت کا ہے یا پانچوین کا پس حکم اوسکا یہہ ہے

کہ بیٹھہ جاوی اور تشہد پہلی نہین پڑہا ہی تو تشہد پڑہکر ورنہ بلا تشہد کے سلام پہیرے

کہ یہہ شک اس صورت مین شک تین اور چار کی طرف راجع ہوجاوے کیونکہ جو قیام

کہ پہیر گیا ہی اگر چوتہی رکعت کا تہا تو اوسکے پہیر نے سے تین رکعتین رکہتین اور اگر پانچوین

کا تہا تو اب چار رکہتین پس یہہ شک اسوقت تین اور چار مین ہوگیا اسلیے بعد سلام

کے دو رکعت احتیاط نشستہ یا ایک رکعت ایستادہ بجالاوی اور زیادتی قیام کے لیے دو

سجدے سہو کے احتیاطاً کری جیسا کہ صورت شک درمیان تین اور چار مین گذرا اور دو

جبکہ بعد داخل ہونے حد رکوع کی اور قبل تمام کرنے سجدہ دوم کی کسی حالت مین یہہ شک

ہو تو اوسمین اختلاف ہے اور ظاہرا اگر یہہ رکعت پوری کر کے سلام دی اور پہر دو سجدہ سہو

کے کرے تو کافی ہی اور جو بعد اوسکے اعادہ نماز بہی کرے تو احوط ہی ~~تیسرے~~ یہہ کہ بعد

تمام کرنے دونو سجدونکی یہہ شک کری کہ جو رکعت مینی تمام کی چوتہی تہی یا پانچوین تو حکم اوسکا یہہ ہی

کہ تشہد پڑہکر سلام پہیرے اور دو سجدی سہو کے جو بجالاوی اور نماز اوسکے صحیح ہے

یہہ ہین پانچ صورتین شک کی جو اکثر مصلی کو پیش آتی ہین اور احکام اونکی احادیث مین

منصوص ہین اور علماء امامیہ رحمہم اللہ اوس سی بہت بحث و فحص کیا کرتی ہین اور موافق

مذہب بعضی عالمون کے جاننا ان پانچون صورتونکا ہر مکلف پر واجب ہی بلکہ شرط

صحت نماز جانتی ہین یعنی اگر احکام ان صورتون کے معلوم نہین تو اونکی نزدیک نماز اوسکی

صحیح نہین گو اوسی نمازین اوسکو اس قسم کا شک عارض نہوا ہو اونکو علامت اسکی مطلق شک

کی نہو اور علاوہ انکی چند صورتین اور بہی علماء نے بیان فرمائی ہین چونکہ وہ صورتین بہی مصلی

کو کبہی کبہی پیش آتی ہین اسلیے اسکو جاننا اونکا بہی خالی از فائدہ نہین پس منجملہ اونکی ہی شک

درمیان چار اور چہہ اور پانچ کے خواہ چہہ ہون خواہ سات ہون مشہور یہ ہی کہ نماز

اس صورت مین باطل ہی لیکن بعضے علماء اس صورت کو مثل شک درمیان چار اور پانچ

کے قرار دیتے ہین یہہ کہ موافق احکام شک چار پانچ کے عمل مین لاکر اعادہ نماز بہی کرے اور منجملہ

اور منجملہ اونکی ہی شک درمیان چار اور پانچ رکعت کی جسکا احتمال دو یا تین فقط یا دو نوا اسکی
ہمراہ منضم ہوں یعنی شک ہو درمیان دو اور چار اور پانچ کے یا درمیان تین اور چار اور
پانچ کے یا درمیان دو اور تین اور چار اور پانچ کے پس ان تینوں صورتوں مین سے پہلی اور
تیسری صورت مین جسمین دو رکعت کی شرکت ہی اگر قبل اتمام سجدتین کی شک ہو تو نماز
باطل ہے جیسا کہ بارہا معلوم ہوا اور جو بعد اکمال سجدتین کے ہو تو چار پر بنا رکہکر نماز کو
تمام کرے اور دو رکعت احتیاط ایستادہ معہ دو سجدہ سہو کے پہلی صورتوں مین اور دو
رکعت احتیاط ایستادہ بعد دو نشستہ اور سجدہ سہو کے تیسری صورت مین بجا لاوے اور اگر
بعد ان عملوں کے اعادہ نماز بہی کر لے تو احوط ہی اور دوسری صورت مین یعنی شک درمیان
تین اور چار اور پانچ کے پس اگر قبل از رکوع قیام کی حالت مین ہوا ہو تو بیٹھ جاوے کہ وہ رکعت
ٹوٹ جاوی اور یہہ شک طرف شک دو اور تین اور چار کی راجع ہو جاوی پس چار پر بنا
رکہکر نماز کو تمام کری اور دو رکعت احتیاط کی ایستادہ اور دو نشستہ اور دو سجدے سہو کے عمل
مین لاوی اور جو بعد اکمال سجدتین کے ہی تو اگر نماز کو تمام کری اور دو رکعت احتیاط کی نشستہ
اور دو سجدے سہو کے عمل مین لاوے تو ظاہرا کافی ہی صحت نماز مین لیکن اگر بعد اسکی احتیاطا
اعادہ نماز بہی کر لے تو احوط ہی اور جو بعد رکوع اور قبل اکمال سجدتین ہی تو اصح بطلان نماز ہی
اس صورت مین اور منجملہ اونکی ہی شک درمیان تین اور پانچ کے پس اگر قبل رکوع ہی تو ہدم رکعت
کرکے اس شک کو طرف شک دو اور چار کی راجع کر لے اور چار پر بنا رکہکر نماز کو تمام کری
اور بعد دو رکعت احتیاط ایستادہ معہ دو سجدہ سہو کے زیادتی قیام کی لیے بجا لاوی اور جو
بعد رکوع کے ہی تو بنا بر مشہور نماز باطل ہی اور شیخ شہید علیہ الرحمہ سی منقول ہی کہ اونکی نزدیک
کم پر بنا رکہکر نماز کو تمام کری اور دو سجدے سہو کے بعد اوسکے عمل مین لاوی اور منجملہ
اونکی ہی شک درمیان دو اور پانچ یا دو اور تین اور پانچ یا دو اور چہہ کہ بنا بر مشہور ان سب
صورتوں مین نماز باطل ہی لیکن بعضے علما نے کہا ہی کہ اگر بعد اکمال سجدتین کے یہہ شک ہو

تو تینون صورتون مین کم پر بنا رکہکر باقی دو رکعت کو بجالاوی اور دو سجدے سہو کے بعد
نماز کے عمل مین لاوی اور احوط اعادہ نماز ہی بعد اس عمل کے اور منجملہ اونکی ہی شک درمیان
احتمالات زاید از مقصود کے مثل شک درمیان پانچ اور چھہ کی پس اگر قبل از رکوع ہی تو بیٹھہ
جاوی اور اس شک خاص کو طرف شک درمیان چار اور پانچ کے راجع کرلے اور بعد نماز دو سجدے
سہو کے بجالاوی اور نماز صحیح ہے اور جو بعد رکوع کے ہوا ہی تو اگر رکعت چہارم مین بعد
سجدتین کے بقدر تشہد بیٹھہ چکا تہا تو اب بیٹھہ جاوی سلام پھیر لے اور بعد اوسکی اعادہ نماز
بہی علی الاحوط کرے ورنہ قطعاً نماز باطل ہی اور یہی حکم ہی شک درمیان پانچ اور سات
کا جبکہ بعد رکوع کے یہہ شک ہو لیکن قبل رکوع مین ہدم رکعت کرکے اس شک کو بہی طرف
شک درمیان چار اور چھہ کے راجع کرے اور کم پر بنا رکہکر نماز کو تمام کرے اور بنا بر احوط
اعادہ بہی کری یہہ ہین وہ چند صورتین کہ بعضے عالمون نے اونسی تعرض کیا ہی اور بعضون نے
اسپر بہی زیادتی کی ہی اور اور صورتین بہی لکہی ہین اور ظاہراً بعد تامل اور صورتون کے
احکام بہی ان صور مذکورہ سے مستنبط ہو سکتی ہین پس مومن دیندار کے لئی لازم و واجب ہے
کہ ان مسائل کو خوب حفظ و ضبط کرے اور سہل نہ سمجھی کسواسطی کہ امور دین خصوص نماز
بنہایت صعب ہے اور مراعات مزید احتیاط اوسمین اور تحقیق برائت ذمہ حتی الامکان
اوس سی مطلوب ہی پس جن مقامات پر کہ بعد عمل بمقتضای شک اعادہ نماز مذکور ہوا اسکو
ترک نکرین اور جہان باوجود شہرت بطلان نماز اور لزوم اعادہ کے احتمال صحت موافق قول
بعض علما ہو دیا گیا ہی اور احکام اوسکے قبل سجدہ سہو وغیرہ سی بیان کئی گئی ہین ضرور اونکو
قبل اعادہ عمل مین لاوی کہ باعث خروج ہی خلاف سی اور سبب حصول مظنہ برائت ذمہ
والسلام **مطلب دوسرا** شک غیر عدد رکعات مین جبکہ کسی فعل مین افعال نماز سی
شک ہو پس اگر محل اوسکا گذر گیا ہوا اور مصلی دوسرے فعل مین داخل ہو چکا ہو تو اوس
شک کی طرف التفات نکری اور جو ہنوز باقی ہی تو اوسکو بجالاوی اور نماز اوسکی صحیح ہے

خواہ دو رکعت اول مین یہہ شک ہو خواہ آخر مین رکن مین ہو خواہ کسی اور واجب
مین موافق مشہور کے اور پہلی گذرا کہ شیخ مفید اور انکی تلمیذ شیخ طوسی علیہما الرحمہ
ہر قسم کے شک کو دو رکعت اول مین مبطل نماز جانتے ہین اسلئے احوط اس صورت مین یہہ ہے کہ بمقتضا
شک عمل کرکے بعد نماز اعادہ بہی بجالاوی خصوصًا جبکہ شک متعلق برکن دو رکعت
اول ہو پس اگر شک اذان مین کری جبکہ اقامت مین داخل ہو چکا ہو یا شک اقامت
یا نیت مین کری جبکہ تکبیرۃ الاحرام کہہ چکا ہو یا شک تکبیرۃ الاحرام مین کری جبکہ
قرات مین مشغول ہو گیا ہو تو ان سب صورتون مین بسبب گذر جانی محل کے التفات
ان شکوک کیطرف نکری اسیطرح اگر شک قرات حمد یا سورہ مین کری جبکہ رکوع کے
لئے جہک گیا ہو لیکن اگر حمد مین شک کری جبکہ سورہ پڑہتا ہو تو اس صورت مین اختلاف
ہی بنا بر مذہب اکثر علماء کے پڑہنا حمد کا لازم نہین لیکن بعضی باین توجیہ کہ محل حمد و سورہ
واحد ہی تو حالت اشتغال بسورہ خارج از محل حمد نہوگی قرات حمد کو لازم نہین جانتے ہین
اور مسئلہ کو مشکل کہا ہے لیکن اگر بہ نیت قربت حمد کو اور بعد اسکی سورہ کو بجالاوی تو درہ بہین
کہ احوط ہو اور جو بعد اوسکے اعادہ نماز بہی کری تو منتہای احتیاط ہی کما لا یخفی
اور اسیطرح جبکہ وقت قنوت کے شک کری حمد اور سورہ مین اقوی یہہ ہے کہ ملتفت
نہو اور احوط اعادہ ہے بعد نماز کے اور جو رکوع کے لئے خم ہو گیا لیکن ابہی تک حد رکوع
کو نہین پہونچا اوسوقت قرات مین شک ہو تو احوط یہہ ہی کہ ملتفت ہو اور سورہ کو پڑہے
اور بعد فراغت نماز کے اعادہ بہی کری اور جو شک کری رکوع مین جبکہ کہڑا ہو پس رکوع
کو بجالاوی اور جو بعد سجدہ مین جانیکے یہہ شک ہو اوسکی طرف التفات نکری ہان اگر جہک
گیا ہی اور سر کو ابہی سجدہ مین نہین ٹکایا ہی تو مسئلہ محل اشکال ہی اور احوط یہہ ہے کہ
التفات نکرے نماز کو تمام کری پہر اعادہ نماز بجالاوی اور جو بیٹہا ہی اور شک ہوا کہ دو سجدے
کئے ہین یا ایک ایک سجدہ اور کری اور جو سجدہ ثانیہ کے لئے جہک گیا ہے

اور ہاتہہ بہی ٹیکا دیئے لیکن بیٹہنا ابہی تک نہین ٹہرا لی اور شک ہوا
کہ بعد سجدہ اول کے درست بیٹہا ہون یا نہ یا شک ہوا کہ طمانیت اوسمین کی ہی یا نہ
پس درست بیٹہہ جاوی اور جو طمانینت مین شک ہو اوسکو بجالاوی اور جو بعد ٹکادینی پیشانی
کے بہی شک ہو تو التفات اوسکی طرف نکری اور جو بعد اوٹہا لینی سر کے رکوع یا سجود
سے شک کرے کہ ذکر واجب یا طمانینت کو سجدہ یا رکوع مین عمل مین لایا یا نہین اسی
طرح شک کرے کہ سجدہ کسی عضو پر اعضای ہفتگانہ سے سوای پیشانی کے واقع
کیا ہی یا نہ تو ان سب صورتون مین اعتبار اوس شک کا نہین اوسکی طرف التفت
نہو ہان اگر وقوع حقیقت سجود مین شک ہو کہ پیشانی سجدہ گاہ پر ٹکائی ہی یا نہین تو
اشکال ہے خواہ بعد دو سجدون کے ہو خواہ درمیان اونکی ایک سجدہ مین ہو خواہ دونون
مین اور احوط یہہ ہی کہ تدارک اوسکا عمل مین لاوے اور بعد نماز اعادہ نماز بہی کری اور جو
شک کرے سجود مین جبکہ تشہد پڑہتا ہو اسیطرح شک کری تشہد مین جبکہ کہڑا ہو گیا ہو
التفات نکرے ہان اگر اثنای قیام مین شک ہو تشہد مین تو اختلاف ہی احوط یہہ ہی
کہ بیٹہہ جاوی اور تلافی تشہد کے کری کہڑا ہو اور بعد نماز اعادہ نماز بہی کری مسئلہ اگر کسی فعل
کو باعتبار شک کے عمل مین لایا اور بعدہ معلوم ہوا کہ وہ فعل پہلے کر چکا ہی پس اگر رکن ہے
تو نماز باطل ہے ورنہ صحیح ہے مسئلہ اگر بعد گذر جانے محل کے کسی فعل مین افعال
نماز سے شک کری اور اپنی حالت سی عود کرکے اوسکو بجالاوی تو اگر عمداً ہی یا سہواً
ہی اور وہ فعل رکن ہی تو نماز باطل ہی ورنہ صحیح ہے اسیطرح نماز باطل ہی اگر محل تدارک
کسی فعل کا باقی ہو اور شک ہو اور تدارک نکرے مطلب تیسرا کیفیت و احکام نماز
احتیاط مین نماز احتیاط نماز اصل کے حکم مین ہی جمیع شرائط و احکام مین مثل
طہارت از حدث و خبث و استقبال قبلہ و ستر عورتین وغیرہ کی نیت اوسکی
اسطرح پر کرے کہ دو رکعت یا ایک رکعت احتیاط کی ایستادہ یا نشستہ بجالاتا ہون

مین واسطے اوس خلل کے جو نماز ظہر مین مثلاً مجہہ سے ہوگیا اسلیے کہ واجب ہے
قربۃً الی اللہ اگر وقت نماز اصل باقی ہے تو نیت ادا کی کرے ورنہ قضا کی اور اولی
یہہ ہے کہ نیت کو بدل کرے زبان سے نکہے مسئلہ پیشتر بہی مذکور ہوا پس بعد نیت کیے
تکبیرۃ الاحرام کہے اور قرات مین حمد تنہا پر اکتفا کرے اور سورہ اوسمین نہ پڑہے اور تسبیحات
اربعہ اسمقام پر قائم مقام حمد نہین ہو سکتین اور لازم ہے کہ قرات کو آہستہ پڑہے
اور ظاہر احتیاج قنوت کی اسکی نماز مین نہین گو دو رکعتی ہو سلام بدستور پہیرے اور
احوط یہہ ہے کہ بعد نماز بیفاصلہ اس نماز کو بجا لاوے اور جو تشہد یا سجدہ سہو شدہ اور
سجدہ سہو کے ساتہہ نماز احتیاط جمع ہو تو نماز احتیاط کو مقدم کرے اور اوسکے بعد بہ
اجزائے سہو شدہ آخر مین سجدہ سہو کرے اور لازم ہے کہ درمیان نماز احتیاط اور نماز
اصل کے کوئی ایسے چیز عمل مین نہ آوے کہ اگر نماز اصل مین آئے تو نماز باطل ہو جاتی
مثل حدث اور پیٹہہ پہیرنے جانب قبلہ کے اور جو بہول کر کلام کرے تو بعد تمام کرنے
نماز احتیاط کے دو سجدہ سہو کے عمل مین لاوے اور جو درمیان نماز اصل اور احتیاط
کے یا اجزا سہو شدہ کے حدث بے اختیار صادر ہو تو واجب ہے کہ وضو کرے اور اوسکو
عمل مین لاوے اور جو بعد اوسکے اعادہ نماز بہی بجا لاوے تو احوط ہے اور جو بعد نماز احتیاط کے
یاد آوے کہ نماز اصل جسکے لئے یہہ احتیاط ہے کم پڑہی گئی تو اوسکی طرف ملتفت نہو
اور جو اثنای نماز مین یہہ یاد آوے تو مسئلہ اختلافی ہے احوط یہہ ہے کہ نماز احتیاط کو پوری
کر کے دونو صورتون مین اعادہ نماز کرے اور جو اثناء نماز احتیاط مین معلوم ہو کہ نماز اصل
پوری تہی تو نماز احتیاط نافلہ ہو جاتی ہے پس مصلی کو اختیار ہے چاہے اوسکو تمام کرے کہ ثواب
نافلہ کا مستحق ہو یا قطع کر دے اور معلوم رہے کہ جن صورتون مین نماز احتیاط واجب ہوتے
ہے اونمین بغیر اوسکے عمل مین لائے چارہ نہین پس اگر کوئی بجا نہ لاوے اوسکی اعادہ اصل نماز کا
کرے جیسا کہ اکثر عوام کو فی زمانا اسطرح کرتے ہوئے دیکہا گیا ہے تو وہ خلاف شرع کرے

اور یہہ وجوب نماز احتیاط اونکے ذمہ سے ساقط نہین ہوتا مطلب جو تہا اون شکوک کے
بیان مین کہ جنکا شرع مین اعتبار نہین اور نماز باوجود انکے صحیح ہے وہ کئی ہین پہلے
جو شک کہ بعد تجاوز محل کے ہو یعنی جس فعل مین شک ہوا اوس سے گذر کر دوسرے فعل مین
داخل ہوگیا ہو کہ بمجرد دخول فعل ثانیہ فعل اول کا محل باقی نہین رہتا پس اوس شک کا بہی
اعتبار نہوگا بلکہ بعضے علماء نے فرمایا ہے کہ اگر شک کرے کہ نماز ظہر یا مغرب پڑہی
ہے یا نہین جبکہ نماز عصر یا عشا مین مشغول ہوگیا ہے تو اوس شک کا بہی اعتبار نہین
اور یون سمجھے کہ البتہ مین پڑہ چکا ہون لیکن احوط بجالانا ان نمازون کا ہے بعد تمام
کرنے اس نماز کے خصوص بقا وقت مین احتیاط ملحوظ زیادہ ہے اور توجیہ شک
بعد محل بنابر احتیاط اسمین جاری نہین دوسرے جو شک کہ مصلّی کو بعد فراغ نماز
کے ہو عدد رکعات مین یا اور افعال نماز مین معتبر نہین التفات اوسکی جانب نکرے ہان اگر
بعد فراغ نماز شک ہوا ہے کہ یہہ نماز بہ نیت ظہر پڑہی یا بہ نیت عصر تو اوسمین اختلاف ہے
مجلسی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ التفات اسکی طرف نکرے اور جو مقصود تہی وہی سمجہہ لے مگر
احوط اعادہ ہے اور جو اثناء نماز مین یہہ شک ہو تو نماز قبل کو معین کرکے تمام کرے اگر محل تعین
باقی ہے والا بعد اوسکے اعادہ بہ ترتیب بجالاوے علی الاحوط تیسرے شک بعد نماز احتیاط عدد
رکعات مین ہو خواہ اور افعال مین کہ وہ بہی معتبر نہین پس اگر عدد رکعات مین ہو تو اکثر پر بنا
رکہکر تمام کرے لیکن اگر بنا اکثر مستلزم بطلان نماز کو ہو جیسا کہ شک درمیان دو اور تین
کے تو اس صورت مین بنا کمتر پر رکہیگا اور قاعدہ یہہ ہے کہ جس صورت مین کمی تکلیف اور صحت
نماز حاصل ہوتی ہو اوسپر بنا رکہی اور اسیطرح اعتبار نہین اوس شک کا جو عدد سجدہ
سہو یا اوسکے کسی اور افعال مین ہو یا سجدہ منسیہ یا تشہد مین ہو اور اسیطرح جو شک
کہ خود شک اور سہو کے عوض مین ہو اور اسیطرح اعتبار نہین اوس شک کا کہ اعادہ
مین ہو کہ کیا ہے یا نہین کہ حاجت دوبارہ اعادہ کی نہوگی حدیث مین وارد ہے لا علی السہو

شکو و لا علی اثر اعادہ اعادۃ یعنی جو امور کہ شک یا سہو کے سبب سے لازم ہوتے ہین اگر اونمین شک ہو تو اوسکا اعتبار نہین اور اعادہ کے بعد اعادہ نہین چوتہی
شک ہر ایک کا امام اور مقتدی سے باوجود یقین دوسرے کے معتبر نہین اور عمل موافق یقین دوسرے کے اوسپر لازم ہوگا پس اگر امام مثلاً شک کرے کہ یہہ رکعت تیسری ہے یا چوتہی اور مقتدی
کو یقین ہو کہ چوتہی ہے جسوقت کہ آثار ترددِ امام مین مشاہدہ کرے چاہیئے کہ اوسکو مطلع کرے
باینطور کہ کہے مثلاً چار مرتبہ سبحان اللہ یا اللہ اکبر کہ اوسکو معلوم ہو جاوے کہ چار رکعتین
ہین اور امام پر واجب ہے کہ مقتدی کے قول پر عمل کرے ہر چند ایک ہی ہو اور گو وہ فاسق ہی ہو
اور اگرچہ اوسکے خبر دینے سے امام کو مظنہ حاصل نہوا ہو ہان بعضے علما نے کہا ہے کہ شرط ہے
کہ ماموم مسبوق نہو یعنی پہلی رکعت مین شریک جماعت ہوا ہو نہ بعد مین کہ اوسصورت مین
بلا حصول مظنہ کے اوسکے قول کا اعتبار امام پر لازم نہوگا جیسا کہ اجنبی کے قول کا
جو نہ امام ہو نہ مقتدی قبول کرنا بلا حصول گمان مصلّی پر لازم نہین اگرچہ عادل ہی ہو
اسیطرح اگر ماموم کو شک ہو دو اور تین مین مثلاً اور امام کو احد الجانبین متیقن ہو تو ماموم
اطاعت امام کی کرے اور اپنے شک کا اعتبار نکرے یہہ صورت مقابلہ شک اور یقین کی
تہی اور جو ایک کو شک ہو اور دوسرے کو مظنہ یا ایک کو مظنہ ہو اور دوسرے کو یقین تو آیا
صاحب شک صاحب ظن کیطرف اور وہ صاحب یقین کیطرف رجوع کرے یا نہ مشہور یہہ
ہے کہ رجوع کرین ہر چند دوسری صورت مین بعضون نے کلام کیا ہے اور کہا ہے کہ رجوع کی اسوقت
کچہہ ضرورت نہین بلکہ ایک دوسرے سے جدا ہو جاوین اور صاحب ظن اپنے ظن کی موافق اور صاحب
یقین اپنے یقین کی موافق عمل کرے اور جو دونو کو یقین مخالف باہم ہو مثلاً امام کو متیقن ہو کہ یہہ رکعت دوسری
ہے اور مقتدیکو معلوم ہو کہ تیسری تو شک نہین اس مین کہ دونو موافق اپنے اپنے یقین کے عمل
کرینگے وجوباً اور آپس مین جدا ہو جاوینگے پس امام تشہد پڑہکر سلام پہیر لے اور ماموم
بہ نیت انفراد ایک رکعت باقیہ کو بجا لاوے اور علیٰ ہذا القیاس جبکہ دونو کو مظنہ مخالف ہو تب

بہی جدا ہو کر موافق اپنے اپنے ظنون کی عمل مین لاوینگے اور جو امام اور ماموم دونون
شک مین مبتلا ہون تو اوسکے دو صورتین ہین اول یہہ کہ شک اون دونونکا موافق
ہے پس اگر وہ شک مبطل نماز ہی مثل اسکی کہ دونو شک کرین کہ پہلی رکعت ہی یا دوسری ہے
تو دونو نماز کو سری سے شروع کرین جماعت سے یا فرادی ورنہ بمقتضای اوس شک کے
عمل مین لاوین مثل اسکے کہ دونون کو شک ہو درمیان تین اور چار کے کہ چار پر بنا
رکہکر نماز کو تمام کرینگے اور دو رکعت احتیاط کی نشستہ یا ایک ایستادہ تو بجا لاوینگے
دوسری صورت یہہ ہی کہ شک طرفین کا مخالف ہو پس اگر کوئی امر مشترک درمیان ان
شکون متخالفین کے پایا جاوی مثل اسکے کہ امام شک کری درمیان دو اور تین کے اور ماموم
درمیان تین اور چار کے اور علی ہذا امام درمیان تین اور چار اور ماموم درمیان دو
اور چار کے کہ امر مشترک اول مین رکعت سوم اور دویم مین رکعت چہارم ہی تو مشہور
ان صورتون مین یہہ ہے کہ دونو اس امر مشترک کی طرف رجوع کرین اور اوسپر بنا رکہکر نماز
کو تمام کرین اور نماز احتیاط دونون پڑہین اور جو امر مشترک پایا نہین جاتا یا پایا نہین گیا مثل
اسکے کہ امام شک کری دو اور تین مین اور ماموم چار اور پانچ مین یا بالعکس تو ہر ایک موافق
اپنی شک کی عمل کری اور نماز احتیاط جو اوسپر واجب ہے بجالاوی اور جو بعد نماز کے اس صورت
مین اعادہ نماز بہی بجالاوین پانچوین شک اوس شخص کا معتبر نہین کہ جو نماز مین کثرت
سے شک کرتا ہو پس اگر ایسا شخص حسب افعال نماز سی کسی فعل مین شک کری اوسکی طرف
التفات نکری اور دل مین کہی کہ کر چکا ہون اگرچہ محل اوسکا باقی ہو اور اگرچہ وہ فعل رکن ہی مع
اور جن صورتون مین مجرد عروض شک نماز کو باطل کرتا ہی مثل شک عدد رکعات کی نماز دو
رکعتی یا مغرب مین کثیر الشک کی نماز اونمین بہی باطل نہین ہوگی بلکہ اوسپر مطلقا لازم
ہی کہ شک عدد رکعات مین اکثر پر بنا رکہکر نماز کو تمام کری ہان اگر بنا بر کمتر رکہنا باعث
حصول صحت نماز ہو جیسا کہ شک درمیان دو اور تین رکعت کے نماز دو رکعتی مین یا درمیان

چار اور پانچ کے چار رکعتین ہین تو ان صورتون مین بنا کمتر پر رکہی اور نماز کو تمام کری اور نماز
احتیاط اور سجدہ سہو اوسپر کسی صورت لازم نہین اور جو کثیر الشک موافق احکام شک کے اثنای
نماز مین کسی فعل مشکوک فیہ کا تدارک عمل مین لاوی تو وہ فعل نامشروع ہوگا اور بعید نہین نماز
بہی باطل ہو جاویگی اور جو بموافق احکام کثیر الشک کی عمل کری اور باوجود باقی رہنے محل تدارک
کے تدارک نکری اور بعد تجاوز محل کے یاد آوی کہ وہ فعل یقینا نہین کیا تہا تو اگر وہ فعل رکن
ہے تو علی الاحوط نماز کا اعادہ کری اور اکتفا اوسپر نکری اور جو غیر رکن ہی تو نماز صحیح نہین ہے
اور جو وہ متروک سجدہ واحدہ یا تشہد تہا تو اوسکو بعد نماز کے احتیاطاً بجا لاوی اور
سجدہ سہو بہی اوسکے لئی عمل مین لاوی اور نماز صحیح ہی اور جو تمام رکعت مین شک تہا اور
بحکم کثرت شک اوسکی جانب التفات نہین کی اور نماز تمام کر لی تب یاد آیا کہ وہ رکعت یقیناً
رہ گئی پس اگر ابہی تک کوئی فعل عمداً اور سہواً مبطل نماز ہو عمل مین نہین لایا تو اوس رکعت
کو بجا لاوی اور نماز صحیح ہے ورنہ باطل از سر نو شروع کری اور مراد کثیر الشک سی بنا بر مشہور
وہ شخص ہے کہ عرف مین اوسکو بر اشکی کہین اور حدیث صحیح مین وارد ہی کہ جب کسی شخص کے تین
نماز مین پے درپے شک سی خالی نہوون تو کثیر الشک ہو جاتا ہی اور بعضی عالمون کے نزدیک
جو ایک نماز مین تین شک کری وہ کثیر الشک ہے اور جب کثیر الشک ہو گیا تو احکام کثرت
شک کے اوسپر جاری رہینگے جبتک تین نماز مین پے درپے شک نکرے کہ اوسوقت
کثیر الشک کے احکام سے نکل جاویگا اور جو شک کرے کہ کثیر الشک ہوا ہون یا نہ تو بنا
اس پر رکہی کہ نہین ہوا جیسا کہ جو شک کرے کہ کثرت شک سے نکل گیا یا نہین کہ بنا کو
نکلنے پر رکہیگا اور آیا لازم ہے کہ جن شکوک کی وجہ سے مصلی کثیر الشک ہوتا ہی وہ اس
قسم کے ہون کہ شرع مین اونکے لیے کوئی حکم مقرر ہو مثل اون شکوک کی تدارک اونکا نیز
درکار ہے یا اونکی کہ سجدہ سہو یا نماز احتیاط اون مین لازم ہی یا یہہ لازم نہین بلکہ ہر قسم
کے شکوک کے کثرت سی کثیر الشک ہو جاتا ہے گو اونکا اعتبار بحسب شرع کے نہو اور کوئی

حکم اونکے لیے مقرر ہوا اس مسئلہ مین علماء نے اختلاف کیا ہی مشہور یہہ ہی کہ مطلقًا
تحقق کثرت شک سے کثیر الشک ہو جاتا ہی لیکن جو شخص کہ عادت اوسکی یہہ ہو گئی ہو کہ بعد تجاوز
محل کے یا نماز نافلہ مین کثرت سے شک کری اور اس سبب سے کثیر الشک ہو تو اوسکے لئے
احوط یہہ ہی کہ جب قبل تجاوز محل کے کسی فعل مین شک کری تو اوسکو بجا لاوی اور جب شک موجب
سجدہ نماز احتیاط اوس سے سرزد ہو تو اونکو عمل مین لاوے اور بعد اوسکے اعادہ
اصل نماز کا بھی کرے کما افادہ المجلسی طاب ثراہ اور کثیر السہو یعنی
جو افعال نماز مین کثرت سے فراموشی کرتا ہو تو اوسے یہہ ہے کہ حکم اوسکا حکم
کثیر الشک کا نہین ہر چند بعض علماء نے اوس سے ملحق کیا ہے پس ایک شخص جو سہو
یا شک کرے موافق اوسکی احکام کے تدارک وغیرہ بھی عمل مین لاوے جو رکن
کو فراموش کری اور محل مین یاد آوی اوسکو عمل مین لاوے اور جو تجاوز کر گیا تو نماز
باطل ہی اور جو سجدہ واحدہ یا تشہد فراموش کیا تو بعد نماز اوسکو بجا لاوی مثل
غیر کثیر السہو کے خاتمہ بعضے معالجات مرض کثرت سہو و شک مین پوشیدہ نرہے
کہ چونکہ نماز بہترین عبادات اور باعث اکتساب مزید حسنات اور موجب تقرب درگاہ الہی
اور سبب حصول افضال غیر متناہی ہی پس شیطان لعین کہ دشمن مبین اولاد آدم ہے
منتہائے مراتب سعی اوسکے بارہ مین مصروف رکھتا ہی اور جس طرح اور جہانتک کہ ممکن
ہوتا ہی مانع اور عائق اس خیر عمل سے ہوتا ہی اور جب اپنے مطلوب پر کامیاب
نہین ہوتا تو اقسام اقسام کے شکوک اور وساوس مصلی کے دلمین القا کرتا ہی
کہ باعث فساد عمل ہون اسلئے لازم ہے کہ اول استعاذہ حقیقی بجا لاوین یعنی بہ نیت
صحیح اور قصد خالص جانب حضرت عزت کی کہ ملجا و ملاذ جمیع مخلوقات ہے
پناہ لیجاوین اور دفع اور طرد اس عدو مبین مین اوس درگاہ سے خواہان معاونت
اور امداد ہون حضرت صادق علیہ السلام سے مروی ہی کہ ایک شخص حضرت رسولخدا

علاج مرض کثرت سہو و شک مین

صلے اللہ علیہ والہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ آپسی شکایت
کرتا ہون اون شکوک اور وسواس شیطانی سے کہ اثناء نماز مین مجہپر وارد ہوتی ہین
یہانتک کہ کمی اور بیشی اپنی نماز کی مجکو معلوم نہین رہتی حضرت نے ارشاد کیا کہ جب نماز
مین داخل ہو دہنی ہاتہہ کی انگشت شہادت کو بائین ران پہ رکہہ اور زور کر اور کہہ
بسم اللہ وباللہ توکلت علی اللہ اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان
الرجیم جبکہ ایسا کرتا ہی تو گویا شیطان کو قتل کرتا ہی تو اور اوسکو جہڑکتا ہے
اور اپنے سے دور کرتا ہے اور سزاوار ہیکہ اثناء نماز مین عظمت اور بزرگواری جناب باری
کو پیش نظر رکہے اور سمجہے کہ اسوقت جسکی حضور مین کہڑا ہون وہ بادشاہ بادشاہان
اور احکم حاکمان ہی جمیع مطالب دینی اور دنیوی اوسکے قبضہ اقتدار مین ہین اور کوئی
امر کلی یا جزئی اوسکے احاطہ قدرت سی باہر نہین اور اوسکے سوا کوئی مجکو نفع
اور نقصان نہین پہونچا سکتا حدیث مین وارد ہی کہ جسوقت بندہ نماز کے لیے
کہڑا ہوتا ہی اور نماز کو ہلکی اور خفیف سمجہتا ہی تو حق تعالے فرشتون سی خطاب کرتا ہی کہ آیا نہین
دیکہتی تم اس بندہ کو کہ گویا گمان اسکا یہہ ہے کہ رفع حاجات اوسکی میری قبضہ مین نہین ہین آیا نہین جانتا
یہہ کہ سوای میری اسکی حوائج کو کوئی رفع نہین کرسکتا لیکن جبکہ اس قسم کی مضامین کو بفکر صحیح
دلمین لاویگا البتہ تعلقات دنیویہ مین کمی واقع ہوگی اور دل خدا کی طرف متوجہ ہوگا اور بسبب [illegible]
کمی شکوک اور سہو ہوگا اور جو اسطرح بہی نہو تو رجوع کرے طرف اون معالجات کے جو احادیث مین
وارد ہوئی ہین از انجملہ ورد کرنا اس دعا کا ہے توکلت علی الحی الذی لا یموت
والحمد للہ الذی لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا ولم یکن لہ شریک فی
الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا مروی ہی کہ کسی نے
حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم سی تنگدستی اور قرض اور کثرت وسواس سے شکایت کی کہ حضرت
نے یہہ دعا اوسکو تعلیم کی اور فرمایا کہ مکرر پڑہ اسکو چند روز نگذری تہے کہ وہ سب امراض

اوس سے مندفع ہوگئے ازانجملہ یہی حساب کرنا عدد رکعات کا ساتھہ انگشتری اور سنگریزونکی
حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ خوف نہین کہ مصلی حساب نماز کو ساتھہ انگوٹھی کے
ضبط کرے اسطرحپر کہ اول رکعتمین چھوٹی اونگلی مین انگوٹھی کو پہنے اور دوسری مین دوسری
اونگلی مین اسیطرح ہر رکعت مین اوسکے مابعد کی اونگلی مین بدلتا رہے کہ شک نہووے یا ویسے
یا ساتھہ کنکریون کی باینطور کہ نماز چار رکعتی مین مثلا چار کنکریین ہاتھہ مین اوٹھالے
اور ہر رکعت مین ایک کو اون مین سے ڈالتا رہے یہانتک کہ نماز پوری ہو جاوے از انجملہ یہہ ہے
کہ نماز کو تخفیف کے ساتھہ ادا کرے طول نہ دے یعنی ذکر رکوع اور سجود مین ایک ایک مرتبہ ذکر
پر اکتفا کرے اور بعد الحمد کے چھوٹی چھوٹی سورہ اوسمین پڑہے منقول ہے کہ عمر ابن یزید نے
حضرت صادق علیہ السلام سے شکایت کی کہ نماز شام مین شک بہت ہوتا ہے حضرت نے ارشاد کیا
کہ قل ہو اللہ اور قل یا ایہا الکافرون کے ساتھہ اوسکو پڑہ راوی کہتا ہے کہ چند روز اسطرح پر
کیا شک برطرف ہوگیا ظاہرا بڑی بڑی سورتین پڑہتا ہوگا اور بعید نہین کہ خاص ان دو سورون
کے لیے رفع شک مین علیحدہ خاصیت ہو از انجملہ یہہ ہے کہ نماز کو جماعت کی ساتھہ بجا لاوین
کہ صف جماعت لشکر شیاطین کو متفرق کرتی ہین اور یہہ باعث رفع شک ہے
هذا اخر ما اردت ایراده فی هذه الرسالة بالاستعجال مع توزع
البال وتشتت الاحوال والحمد لله اولا واخرا والصلوة علی النبی
واله باطنا وظاهرا

تمت

قطعہ

تاریخ طبع رسالہ نتیجہ فہم رسا و ذہن یکتا مولوی سید امیر حسن صاحب وکیل تخلص بحسن

میر مظہر حسن نے کی تالیف		یہہ کتاب شریف بہر ثواب
لکہی ہاتف نے ای حسن تاریخ		شکیات نماز کی ہے کتاب

سنہ ۱۲۹۷ ہجریہ

تقريظ

صورة ما كتبه الحبر القمقام والبحر الطمطام سيد المحدثين سند
المتكلمين صاحب الملكة الملكية والقوة القدسية مولانا الحاج سيد ابو القاسم
دام ظله العالي مقرظا على هذه الرسالة بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي فضل مداد العلماء على دماء الشهداء ورجح نومهم على عبادة
الصلحاء وجعل اقدامهم واطية على اجنحة الملائكة العليا والصلوة والسلام
على نبينا وآله سادات الارض والسماء وبعد فانا بعض الثقات لدي قد
قرء على هذه الرسالة الشريفة والعجالة المنيفة محتوية على المسائل الضرورية
من شكيات الصلوتية العبادة وغيره مع تفصيل احكامها الشرعية المخرج
المخرج هذه الدرة من مخرجها باحسن الاخراج واولجها في سلسلة النظم
واتقن الايلاج كالجواهر الزاهرة على صفحة الديباج ونسجها انسجا بادين النساج
فلا يحتاج المحتاج الى الراج ومن انتهج فله منهاج وهاج وما اكتفى مولفها على
التلفيق بل جد في التدقيق وجد ها كانه جدد التحقيق لفق عند التمزيق ووثق عند
التعويق وضبطها بعد الشطاط باقوم الانضباط وربطها باوفق الارتباط فتجاوز عنها
من خلاف ما الا على الاحتياط ذلك طريق النجاة عن المهلكات فلله در هذا السعي
المعتمد والسيد المستند مجمع الفضائل منبع الفواضل زبدة الافاضل عمدة الاماثل
قدسي الخصائل رافع لواء الشريعة قالع بدعة طريقة الطريحية ذي الملكة الملكية
والقوة القدسيه الجناب المؤتمن فخر الحاج المولوي السيد مظهر حسن ابن [illegible]
المهيمن ووفقه في ترويج دين النبي المبرهن صلوة الله عليه وآله وهدانا الله [illegible]
والسلام وختم الكلام الراقم الاثم
السيد ابو القاسم الرضوي عفي الله عنه

عبارتست مهر
لا اله الا الله بعلي [illegible]
عبده ابو القاسم [illegible]
الحسين ابن النقي [illegible]

تقریظ

نتیجہ طبع نامی و کلک گرامی جناب سید محمد مرتضیٰ صاحب بیان و یزدانی رئیس میرٹھ

باسمہ

حمدؐ فصلواۃؐ فسلامؐ فکلامؐ * بکلم علی نبینا و علیہ التسلیم کا عصائے عجائب نما اور مہر سپہر معقول و منقول سپہر مہر فروع و اصول نو گل بستانسرائے دین مبین بلبل دستانسرائے علم و یقین محیط امواج معانی و بیان سراج و ہاج زہد و عرفان حافظ اسرار کتاب و سنت ماحی آثار شرک و بدعت مطلع انوار ذوالنورین جناب مولوی حاجی سید مظہر حسن سہارنپوری مدظلہ کا قلم اعجاز رقم دو نوسی ندرت نامتناہی نمودار دو نوسی قدرت الٰہی آشکار اوس سے مار معین جاری اس سے سرچشمہ یقین ساری اوس سے سرگشتگان بیتہ حیرانی سیراب اسے لب تشنگان حکمت یمانی بہرہ یاب - اوس سے سحر فرعون خورد برد - اس سے جعل اشاعرہ گرد برد - وہ اہل کفر کو اژدہائے خونخوار - یہہ اہل نصب کو شاگرد ذوالفقار - الحق ء کم ترک الاول الآخر - اس تقریر العلماء ورثۃ الانبیا کی تحقیق ہوتی ہے بلکہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کی تصدیق ہوتی ہے آپ نے اس رسالہ میں لعل درفشان سے مسیحائی کی - رنجوران شکیات صلوٰۃ کی چارہ نمائی کی

رخ یوسف لب عیسیٰ کف موسیٰ داری | آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

قطعہ تاریخ

جناب مولوی مظہر حسن نام	کہ در فضل و ہنر شد افضل الناس
پدید از ین شکوک عابد انرا	زبانش سیف و سیفی باشد انفاس
سفینش خواست یزدانی نوشتن	دگو - نطق و کلک او - ست الماس
رقم زد سال تاریخ و نزد واہی	مجرب نسخہ دارد دی وسواس

۱۲ ۹۶ ہجری

اطلاع

کتاب مستطاب بہجت الناظرین فی خلافت امیر المومنین جو ایک مبسوط کتاب اور جناب مولف رسالہ ہذا کی عمدہ تالیف سے ہے عنقریب مطبوع ہو کر عنقریب ملاحظہ مومنین میں آدیگی انشاء اللہ تعالے *

قطعہ دیگر

جناب تقدس مآب قاضی

عباس صاحب سلمہ اللہ تعالے

...ص بے ہنر

...کتاب ہدیہ سے

...مظہر حسن نیکو صفات

...رحمت ہے شیعوں کے لئے

...بجالادین صلاۃ

...سے اونکے ہنر حاصل ہوئے

...سہو اور شک سے نجات

...تاریخ کی آئی صدا

...شیعیان پاکذات

...وحید الکہہ سال طبع

...ہی کتاب شکیات

۱۲۹۶ ہجری